المحصنات

نیوز لیٹر جولائی ۲۰۱۶ء

زندہ کردے دل کو سوزِ جوہرِ گفتار سے

رابطہ برائے مرکزی دفتر

R-8 بلاک 8، عقب گلشنِ شمیم شادی ہال، فیڈرل بی ایریا، کراچی 021.36371124,36320749

ویب سائٹ: www.mohsanat.edu.pk ای میل: info@mohsanat.edu.pk

ارشاد باری تعالیٰ

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُلۡهِكُمۡ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ (۹) وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ اَحَدَكُمُ
الۡمَوۡتُ فَيَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ (۱۰)
وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ (۱۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے مال تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں جو رزق ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اس وقت وہ کہے کہ ”اے میرے رب کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا“۔ حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آجاتا ہے اللہ ہرگز کسی شخص کو مزید مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (سورۃ المنافقون آیت نمبر ۹ تا ۱۱)

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے لیکن اللہ تعالیٰ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھا لے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے“۔ (صحیح بخاری)

پیغام

مآ اصابَ مِن مصیبۃٍ الا بِاذنِ اللّٰہ.......(سورہ التغابن ۱۱)

کوئی مصیبت کبھی نہیں آتی مگر اللہ کے اذن ہی سے آتی ہے۔

ترقی کے اس دور میں انسانیت حیران و پریشان کیوں؟

گزشتہ صدی پر نظر ڈالیں تو جتنی تیزی کے ساتھ انسان آگے بڑھا نہ اس سے قبل یہ رفتار تھی اور نہ شاید آئندہ اتنی سرعت کے ساتھ تبدیلی آئے۔ جو کام سالوں میں ہوا کرتے تھے دنوں میں ہونے لگے۔۔۔ ایک اشارے پر ضروریاتِ زندگی حاضر ہونے لگیں چند دنوں کے بعد کسی راستے سے گزریں تو پہچانا نہیں جاتا تیزی سے عمارتیں اپنی ہیئت بدل رہی ہیں۔۔۔ خواہشات کی تیزی سے تکمیل ہونے لگی۔۔۔۔ مال و اسباب وافر مقدار میں ہے، بازار بھرے ہیں۔ اور پھر۔۔۔ اللہ کا وہ وعدہ یاد آتا ہے کہ بستیوں کے لوگ اگر شکر ادا کرتے تو آسمان سے رزق برستا اور زمین سے ابلتا۔۔۔ لیکن۔۔۔ دوسری جانب نظر ڈالیں تو بے چینی، بے قراری، نت نئی بیماریاں اور بے سکونی بھی اپنی انتہا پر ہے۔ خود کشی، قتل، بد عہدی، بد نیتی و بد نگاہی بھی اپنی انتہا پر ہے۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ انسان کی اپنی لائی ہوئی مصیبت ہے وہ اپنی اس ذمہ داری کو چھوڑ بیٹھا جو رب تعالیٰ نے اسے اپنی نیابت سونپتے وقت دی تھی۔ اور کہا تھا کہ۔۔۔

وما خلقت الجن والانس الالیَعبدون........(الذریات ۵۶)

اور میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔ اور پھر رب کائنات کی طرف سے ودیعت کی گئی اس نیابت میں مرد اور عورت کو ان کی الگ الگ ذمہ داریاں دی گئیں۔ مگر دونوں اپنے دائرۂ کار کو چھوڑ کر دوسرے کے کام میں لگ گئے۔۔۔ خاندان سے ماں کا رشتہ ٹوٹا تو گویا وجدان کا رشتہ منقطع ہو گیا۔۔۔ نوبت بہ ایں جا رسید۔۔۔ تھا جو نہ خوب بتدریج وہی خوب ہوا۔۔۔ معاشرے کے تار و پود بکھرنے لگے۔۔۔ اور آج ہم اپنی اقدار کے مٹ جانے پر نوحہ کناں ہیں۔۔۔ حقیت یہ ہے کہ اسلحہ، ساز و سامان، آلات اور تمام مادی اشیاء کی ایجادات آسان ہے قلعوں، مدرسوں اور کارخانوں کی تعمیر بھی کی جاسکتی ہے۔ لیکن۔۔۔ جو کام حقیقتاً سخت اور مشکل ہے وہ انسان کی تبدیلی اور اس کی تعمیر ہے۔ اور اس کی حقیقی معمار ''عورت'' ہے۔

والسلام

مبین طاہرہ

نگران جامعات المحصنات

اداریہ

ابتدائے آفرینش سے آج تک دنیا میں جتنے انقلابات آئے ان میں علم۔۔۔علم اور صرف علم ہی کو دخل رہا۔انسانیت کی صدیوں پرانی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جس قوم نے علم کا دامن اپنے ہاتھ سے چھوڑا اس کے لئے یہ دنیا جہنم زار بن گئی۔لوٹ مار اور ظلم و بربریت کے وہ حالات رونما ہوئے کہ انسانیت نے اپنا سر پیٹ لیا۔اسی لئے انسانیت کی فلاح کے پیغام۔۔۔دینِ اسلام۔۔۔کا آغاز لفظ ''اقرأ'' سے کر کے ربِ کائنات نے امن وسکون، عبادت و زہد، اخلاق و رویہ، معاملات وقانون سازی ہر چیز کی بنیاد علم پر رکھ دی۔وہ علم جس کا سرچشمہ خود خالق کائنات کی ہستی ہے۔۔۔ساتھ ہی اس علم کو مسلمانوں کا حفاظتی حصار۔۔۔اور اس سے دوری کو تباہی کی بنیاد قرار دیا۔

صد حیف۔۔۔آج اہلِ اسلام پر کہیں افراط وتفریط کا غلبہ اور کہیں۔۔۔جمود طاری۔۔۔ایک طرف علم کے اصل منبع ومصادر سے دوری ہے تو دوسری طرف نظامِ تعلیم تشکیک، الحاد اور ماڈرن ازم کے نام پر دین سے دوری اور اباحیت کے پھیلاؤ کا سبب ہے۔

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہوجائے ملائم تو جدھر چاہے ادھر پھیر

اس پر مستزاد وہ نام نہاد دانشور جو دین کی من مانی تشریح وتوجیہ کے ذریعے ذہنوں کو منتشر و پراگندہ کرنے میں مصروف ہیں۔۔۔

اہلِ دانش عام ۔۔۔کمیاب ہیں اہلِ نظر۔۔کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ۔۔۔دین کا صحیح فہم وعلم اور بصیرت ہی مومن کی اصل متاعِ حیات ہے۔جو اسے متشابہات، تطرف اور غلو سے دور کر کے اسلام کے اصل آفاقی پیغام سے قریب کرتی ہے۔۔۔اس علم وفہم سے دوری کا نتیجہ یہ ہے کہ آج امت انکار اور انتہا پسندی کے نرغہ میں ہے۔۔۔ اسی لئے نبی رحمت ﷺ نے خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر واشگاف الفاظ میں آگاہ کر دیا تھا کہ ''میں اپنے پیچھے دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان سے جڑے رہے مامون رہو گے۔۔۔وہ ہیں ''قرآن'' اور میری ''سنت''۔۔۔آج بھی نجات کے در یہیں سے وا ہوتے ہیں۔تو کوئی ہے جو سوچے اور سمجھے۔۔۔

فطرت کے تقاضوں کو نہ سمجھے اگر اب بھی
پیدا کوئی تسکین کی صورت نہیں ہوگی

والسلام
نورین صدیقی
مدیرہ المحصنات

نیوز اپ ڈیٹ

مرکزی سرگرمیاں

مشاورتی اجلاس

جامعات المحصنات پاکستان کا مشاورتی اجلاس مرکزی دفتر المحصنات میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں دس سالہ منصوبہ عمل پر عمل درآمد کی رفتار، اسکول سسٹم اور اصول و ضوابط برائے الحاق جامعات کا جائزہ لیا گیا۔ نیز جامعات کے مسائل کے حل کی تدابیر پر غور وخوض کے بعد تجاویز بھی طے کی گئیں۔ پروگرام میں مرکزی نگران جامعات المحصنات پاکستان و نائبین، ٹرسٹیز اور جامعات المحصنات کی اراکین مشاورت نے شرکت کی۔

ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند---

معاشرے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے لئے خواتین کی اپنے درست مقام اور جدید ٹیکنالوجی سے آگاہی بنیادی ضرورت ہے۔ یہ بات نگران جامعات المحصنات پاکستان مبین طاہرہ نے محصنات ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے تحت مرکزی دفتر میں نوعمر طالبات کے لئے منعقدہ کیریئر گائیڈنس ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا یقینا پروفیشنل تعلیم آج کی ضرورت ہے لیکن عورت کے لیے اس کا بنیادی مقصد اپنے اصل میدان کار میں نسل نو کی رہنمائی اور صحیح وغلط کی آگاہی ہونا چاہیے۔ پروگرام میں کیریئر گائیڈنس، تعلیم وتجوید القرآن اور Caring yourself in the light of Quran & sunnah کے موضوعات پر ورک شاپس پیش کی گئیں جن میں مختلف سرگرمیوں کے ذریعے طالبات کو مستقبل میں اپنے پیشے کے انتخاب اور معاشرے میں موثر کردار ادا کرنے کے حوالے سے رہنمائی دی گئی۔

صدر رابطۃ المدارس مولانا عبدالمالک کا دورہ

صدر رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان شیخ القرآن وحدیث مولانا عبدالمالک نے جامعات المحصنات پاکستان کے مرکزی دفتر کا دورہ کیا جس میں انہوں نے مرکزی نگران مبین طاہرہ اور نائب نگران ناہید فاروق، فرحانہ نادر اور شعبہ فہمِ دین کے ڈائریکٹر عرفان عادل کے ساتھ نشست میں درسِ نظامی کے نصاب اور شعبہ امتحانات کے مسائل سمیت دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا اس دوران شعبہ تعلیم حلقہ خواتین جماعت اسلامی کی نگران طیبہ عاطف، مدیر جامعہ نعمان حبیب احمد حنفی اور مہتمم جامعۃ الاخوان مولانا عبدالوحید بھی موجود تھے۔ دریں اثناء مہمانوں نے شعبہ فنانس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، تشہیر و ترویج، نصاب اور تربیت کا معائنہ بھی کیا اور ان کے کاموں سے آگاہی حاصل کی۔ انہوں نے مرکز کے کاموں کو سراہتے ہوئے مفید تجاویز اور مشورے بھی دیئے۔

Information technology workshop

جدید دور کے چیلنجز کے پیش نظر کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے آگاہی بنیادی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کے تحت جامعات المحصنات کے مرکزی دفتر میں ممبران کے لئے آئی ٹی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام آئی ٹی ایڈمنسٹریٹر محمد فرقان نے کروایا اس میں سوشل میڈیا کے استعمال کے قوائد وضوابط از سرِنو طے کیے گئے۔

شعبہ معیار(QA)کی جانچ کی سر گرمیاں

شعبہ معیار کی جانچ کے تحت مرکز المحصنات سے الحاق کرنے والی نئی جامعات میں System development کے لئے تمام ضروری دستاویزات فراہم کی گئیں نیز طے شدہ معیاری طریقہ کار(SOP'S)اور افراد کو تفویض کردہ امور(J.D'S) کی روشنی میں جامعات کے معیار کا جائزہ لیا گیا۔

دورہ جامعات المحصنات منصورہ سندھ

نگران جامعات المحصنات پاکستان مبین طاہرہ نے مرکزی ممبر خدیجہ سراج اور میمونہ عبدالرحمٰن کے ہمراہ جامعۃ المحصنات منصورہ سندھ کا دورہ کیا۔ دورے میں اساتذہ کے ساتھ خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا نیز جامعہ کے انتظامی وتدریسی امور کا جائزہ لیا اور خدیجہ سراج کو اس جامعہ کی نگرانی کی ذمہ داری دی گئی۔

شعبہ فنانس کی سر گر میاں

الحمدللہ جامعات المحصنات مرکز کے شعبہ فنانس کے تحت گیارہ جامعات اور مرکزی دفتر کا 2015ء تک کا آڈٹ مکمل ہو چکا ہے اور کاروائی مکمل کروا کر auditor سے audit report کا اجراء کروا دیا گیا ہے۔ دریں اثناء جامعات کے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تمام افراد کی تربیت کی گئی اور بازدہی (feed back) کا انتظام کیا گیا۔ علاوہ ازیں تمام جامعات میں شعبہ مالیات کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے سوالنامہ بھروایا گیا اور آڈٹ رپورٹ کا جائزہ لیا گیا۔ یہ بات بھی لائقِ شکر ہے کہ فیڈرل بورڈ آف ریوینیو(FBR) کی جانب سے جامعات المحصنات کے مالی نظام کو ٹیکس سے استثنٰی کی منظوری بھی مل گئی ہے۔ یہ اجازت فلاحی کاموں میں ہمارے لئے مددگار ثابت ہوگی۔

VALUE BASED MANAGEMENT COURSE (VBM):

جامعات المحصنات مرکز کے تحت ممبران واساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں جامعہ مانسہرہ میں سہ روزہ ویلیو بیسڈ مینجمنٹ (VBM) کورس کا انعقاد کیا گیا جو رفاہ یونیورسٹی اسلام آباد کے سینئیر ریسرچ فیلو ارشد احمد بیگ نے کروایا۔ اس کورس میں شرکاء کو سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں انتظامی مہارتیں سکھائی گئیں جن سے جامعہ مانسہرہ، ایبٹ آباد اور ذیلی جامعات کی پرنسپلز، اساتذہ اور وارڈنز نے استفادہ حاصل کیا۔

شعبہ تر بیت کی سر گرمیاں

المحصنات کے شعبہ تربیت کے تحت اسکولز، کالجز کی طالبات اور عمومی خواتین کے لئے سیرت النبی ﷺ، حی الفلاح، class room management, lesson planing,career guidance and health & hygine کے موضوعات پر ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا جس میں شرکاء کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور ان ورکشاپس کو بہت مفید قرار دیا۔ علاوہ ازیں شعبہ کے تحت سہ روزہ تربیتِ معلمات پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں پروگرام ڈائیریکٹر عرفان عادل نے شعبہ کا تعارف اور ماڈیول 1 کی تدریسی مشق کروائی۔

صدر الخدمت پاکستان کادورہ ءجامعہ حب

صدر الخدمت پاکستان عبدالشکوراورصدرالخدمت بلوچستان محمد عاصم سنجرانی نے اپنی ٹیم کے ساتھ جامعۃ المحصنات حب کا دورہ کیا۔انھوں نے جامعۃ المحصنات کے سسٹم کامکمل تعارف حاصل کیااور جامعہ کے تعلیمی وتربیتی ماحول اور صفائی کے معیارکو بہت سراہا۔

اللھم اغفرلھم و الر حمھم

جامعات المحصنات پاکستان کی مرکزی نگران مبین طاہرہ نے جامعہ لاہورکی پرنسپل ماہ جبین کے والدمحمد یونس،جامعہ خیرآبادکی بانی پرنسپل زینب معراج کےشوہر معراج الدین اورمعلمہ جامعہ لاہور صائمہ رحیم کے والدکے انتقال پرملال پردلی رنج وغم کااظہار کرتے ہوئے مرحومین کے درجات کی بلندی اورلواحقین کے لئے صبرجمیل کی دعا کی۔

جنرل اسٹاف میٹنگ:۔

بغیرہدف اورو‌ژن کے چلتے رہنا عمرِعزیزکوضائع کرنے کے مترادف ہے۔یہ بات نگران جامعات المحصنات مبین طاہرہ نے منصوبہ ٔعمل 2016.17ء کے جائزے کیلئے منعقدہ جنرل اسٹاف میٹنگ میں کہی۔انہوں نے کہا کہ منصوبہ کویقینی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ راستے کی رکاوٹوں اور آسانیوں کاادراک ہو۔مزاج میں جلدبازی اورغیرمتوازن شخصیت منصوبہ ٔعمل کے لئےتنزل کاباعث بنتے ہیں۔دریں اثناء پروگرام میں تمام شعبہ جات کے منصوبہ ٔعمل کاجائزہ لیا گیااوراس پرعمل درآمد کے لئےعملی نکات طے کئے گئے۔

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں---

جامعات المحصنات لاہورنے اپنے قیام کے 25 سال مکمل کرلیے ہیں۔اپنے قیام سے سالِ رواں تک جامعہ نے شھادۃ العامہ تاعالمیہ طالبات کی ایک کثیر تعدادکوزیورِعلم سے آراستہ کیاجوفارغ التحصیل ہونے کے بعدمختلف میدانِ کارمیں اپنی ذمہ داریاں اداکررہی ہیں۔
نگران جامعات المحصنات پاکستان مبین طاہرہ نے اس موقع پرجامعہ لاہورکی اساتذہ،طالبات اورانتظامیہ کوہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے امیدظاہرکی کہ صالح افرادکی تعمیرکے ذریعے صالح معاشرے کی تعمیرکاسفرنئےعزم وولولے کے ساتھ جاری رہےگا۔علاوہ ازیں نگران جامعات نے نائب نگران نزہت منعم کےہمراہ جامعہ لاہورکادورہ کیاجہاں انہوں نے سلورجوبلی پروگرامات میں شرکت کی۔

دیئے بہرسُوجلا چلے ہم۔۔۔

الحمدللہ پاکستان کےطول وعرض میں جامعات المحصنات مختلف علاقوں کی طالبات کوزیورتعلیم سے آراستہ کررہی ہیں اب چترال کےدور دراز علاقے کی طالبات کے لیےبھی المحصنات کا کیمپس موجود ہے۔چترال جامعہ کے اضافے کے بعد پاکستان میں جامعات المحصنات کےکیمپسز کی تعداد ۱۸ ہوگئی ہے۔

شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن

الحمدللہ جامعات المحصنات سے منسلک تمام افراد نے ماہِ صیام کی سرگرمیوں میں بھرپورحصہ لیا۔امسال جامعہ کی ممبران،اساتذہ اور طالبات نے پورے پاکستان میں 89 مقامات پردورۂِ قرآن اوردورۂِ تفسیرکرایا۔

اخبارِ جامعہ

میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے.....

سرکارِ کائنات محمد ﷺ کی سیرت تمام کائنات کے لئے رہتی دنیا تک بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت سے آگاہی کے لئے جامعات میں پروگرامات اور لیکچرز، طالبات کے مابین تقریری مقابلہ جات اور سیرت کوئز کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے میں جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ''اسوۂ رسول ؐ اور امت کی آزمائش'' کے موضوع پر معلمہ شازیہ نے لیکچر دیا۔ جبکہ جامعہ پشاور میں طالبہ امیمہ بنت درمختار نے ''ربیع الاول کی برکات اور رسومات'' کے حوالے سے شرکاء کو آگاہی دی۔ جامعہ منصورہ سندھ میں ناظمہ ضلع ٹمیاری جماعتِ اسلامی حلقہ خواتین فرحت حیات اور نگران جامعہ سنجھورو منصورہ میمونہ عبدالرحمن نے سیرت پر لیکچر دیتے ہوئے انفرادی و اجتماعی معاملات میں سنت نبوی ﷺ کی پیروی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ علاوہ ازیں جامعہ سنجھورو اور ایبٹ آباد میں بھی اس سلسلے میں پروگرامات کا انعقاد ہوا۔

اجتماعیت کی اہمیت:-

طالبات کو اجتماعیت کی اہمیت سے آگاہی کے لئے جامعہ پشاور میں خصوصی لیکچر کا اہتمام ہوا جس میں اکنا (ICNA) کی ممبر یاسمین ریاض نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی بکھری ہوئی قوت اگر سیسہ پلائی دیوار بن جائے تو باطل اس سے سرٹکرا کر رہ جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آج کے نفسا نفسی کے دور میں اس بات کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے کہ داعی اجتماعی پلیٹ فارم سے بہترین حکمت کے ساتھ زندگی کی آخری سانس تک ترویجِ دین کی سعی میں مصروفِ عمل رہے۔ انھوں نے طالبات کو امریکہ میں ICNA کی خدمات سے بھی آگاہ کیا۔ دریں اثناء پروگرام میں ناظمہ جماعتِ اسلامی خیبر پختونخواہ عنایت بیگم اور نائب ناظمہ حمیرا بشیر نے بھی شرکت کی۔

بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجھ کو:-

شاعرِ مشرق علامہ اقبال کی زندہ جاوید شاعری ہر دور میں امت کی بیداری کا ذریعہ بنی ہے۔ علامہ اقبال کی انہی علمی خدمات سے آگاہی کے لئے جامعہ منصورہ سندھ میں یومِ اقبال کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک، حمد و نعت سے ہوا جس کے بعد معلمہ سائرہ سعید نے علامہ اقبال کی سوانح حیات اور علمی سفر کے حوالے سے آگاہی دی۔ بعد ازاں عامہ سالِ اول و ثانی کی طالبات کے مابین مقابلہ بیت بازی کا انعقاد ہوا جس میں سالِ اول کی طالبات فاتح قرار پائیں۔ دریں اثناء جامعہ ملتان میں یومِ اقبال کے موقع پر طالبات کے مابین تقریری مقابلہ ہوا نیز طالبات نے علامہ اقبال کے اشعار مختلف انداز میں چارٹس پر لکھ کر جامعہ میں آویزاں کئے۔ علاوہ ازیں جامعہ کراچی میں بھی یومِ اقبال کے موقع پر مقابلہ بیت بازی کا انعقاد ہوا۔

عصرِ حاضر کے چیلنجز اور اسلام:-

تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ طالبات کو حالاتِ حاضرہ سے آگاہی بھی ان کی ذہنی نشو و نما کا لازمہ ہے۔ اس سلسلے میں جامعہ مانسہرہ میں ''عصرِ حاضر کے موجودہ

چیلنجز اور اسلام'' کے موضوع پر لیکچر کا اہتمام ہوا۔جس میں ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ کے پروفیسر سید شوکت نے انتہائی جامع اور پراثر انداز میں طالبات کو معاشرے کی موجودہ سیاسی ،سماجی اور اخلاقی صورتحال اور اس میں ایک باشعور مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا کردار کے حوالے سے آگاہی دی۔

اسپورٹس ڈے:-

جامعات المحصنات پاکستان کے تمام کیمپسز میں طالبات کی ذہنی صلاحیتوں کی آبیاری کے ساتھ ساتھ انھیں جسمانی طور پر چاق و چوبند رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف سرگرمیاں ترتیب دی جاتی ہیں۔اس سلسلے میں جامعہ کراچی میں کرکٹ اور تھرو بال میچ کا انعقاد کیا گیا۔جس میں مقابلہ کرکٹ کی فاتح ٹیم ''ام عائشہ'' جبکہ مقابلہ تھرو بال کی فاتح ''ام ہانی'' قرار پائی۔جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اسپورٹس ڈے کے موقع پر بوری ریس، میٹر ریس اور فروٹ کھانے کا مقابلہ ہوا جس میں طالبات نے پرجوش انداز میں شرکت کی بعدازاں کامیاب طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

کمپیوٹر اور آرٹ کلاسز کا آغاز

جامعہ ملتان میں کمپیوٹر اور آرٹ کلاسز کا آغاز کیا گیا ہے جس کے ذریعے طالبات جدید تعلیم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ آرائش ہنر بھی حاصل کر رہی ہیں۔

یومِ شجر کاری:-

ماحول کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے شجر کاری کی اہمیت سے طالبات کی آگاہی کی غرض سے جامعہ لاڑکانہ اور منصورہ سندھ میں یومِ شجر کاری کا اہتمام کیا گیا۔

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح---

بانی پاکستان کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے جامعہ ملتان میں یومِ قائداعظم کا انعقاد ہوا جس میں طالبات نے قائداعظم کی پاکستان کے حصول کے لئے کی گئی انتھک کوششوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اپنی تقاریر کے ذریعے جدوجہد آزادی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

ڈھاکہ کے مہاجر کچھ تو بتا--

۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء مشرقی پاکستان کی علیحدگی ہماری تاریخ کا ایک عظیم سانحہ ہے لیکن اس کے معروضی تجزیے کی بہت کم کوشش کی گئی۔اس موضوع سے متعلق نئی نسل کو آگاہی دینے کے لئے جامعہ سنجھورو میں لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔جس میں سقوطِ ڈھاکہ کے پس منظر پر روشنی ڈالی گئی اور بتایا گیا کہ معاشرے و ملک کا استحکام عدل کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔انصاف کی عدم دستیابی اور تعصب و فرقہ واریت کے نتائج قوموں کی تباہی پر منتج ہوتے ہیں۔جامعہ کراچی میں اس حوالے سے شھادۃ العالمیہ اولی اور ثانی کی طالبات کے مابین مباحثہ کروایا گیا۔جبکہ جامعہ لاڑکانہ میں اس حوالے سے منعقدہ خصوصی پروگرام میں لیکچرز اور ترانے پیش کئے گئے۔بعدازاں شھادۃ الخاصہ کی طالبہ خولہ نے پینٹنگ کے ذریعے سانحہ مشرقی پاکستان پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

اب بن کے رہے گی تیری بگڑی ہوئی تقدیر ......اے وادی کشمیر:-

اہلِ کشمیر سے اظہارِ یکجہتی اور ان کی قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے تمام جامعات میں یومِ کشمیر پر پروگرامات منعقد ہوئے۔جامعہ کراچی نے ہفتہ کشمیر

کا انعقاد کیا جس میں طالبات نے ٹیبلو اور چارٹس پیش کئے نیز کشمیری ملبوسات اور ہینڈی کرافٹس پر مشتمل بازار بھی لگایا گیا جسے بہت سراہا گیا۔ جامعہ اٹک نے اس موقع پر کشمیر ریلی میں شرکت کی جبکہ جامعہ منصورہ میں خصوصی پروگرام ہوا جس میں طالبات نے کشمیر کے حوالے سے نظمیں اور خاکے پیش کیے۔ علاوہ ازیں جامعہ سنجھورو میں یومِ کشمیر کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے قیم جماعتِ اسلامی ضلع سانگھڑ محمد طفیل صاحب نے کہا کہ اہلِ کشمیر نے طویل عرصہ کے ظلم و جبر کے باوجود ہندوستان کی غلامی قبول نہیں کی۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس کے بغیر مادرِ وطن نامکمل ہے اب ہماری ذمہ داری ہے کہ تکمیلِ پاکستان کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

لاہور ایکسپو میں جامعہ لاہور کا اسٹال

جامعہ نے لاہور میں منعقدہ ایجوکیشن ایکسپو میں اپنا اسٹال لگایا جس میں عام لوگوں تک اپنا تعارف پہنچانے کے لئے جامعات المحصنات کی مختلف مصنوعات مثلاً ڈائیریز، بروشرز، آدابِ میت کارڈ، دعا بک، فہمِ دین کتابچہ اور کیلنڈر وغیرہ رکھے گئے۔ عوام کی ایک کثیر تعداد نے اس اسٹال کا دورہ کیا اور ان مصنوعات کو بہت سراہا۔

بچت بازار:۔

جامعۃ المحصنات کا یہ اعزاز ہے کہ یہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر فلاحی کام بھی کئے جاتے ہیں مثلاً میڈیکل کیمپ، بچت بازار وغیرہ۔ اس سلسلے میں جامعہ حب اور جھنگ میں بچت بازار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں کپڑے، برتن، جیولری، بچکانہ گارمنٹس، پرس وغیرہ کے اسٹال لگائے گئے۔ عوام کی ایک کثیر تعداد نے اس بازار سے فائدہ اٹھایا اور جامعہ کی اس کاوش کو بہت سراہا۔

مطالعاتی دورہ:

سفر نہ صرف تفریح کا باعث ہوتا ہے بلکہ یہ مشاہدے اور معلومات میں اضافہ کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جامعات المحصنات پاکستان کے تمام کیمپسز میں مطالعاتی دورہ ایک دیرینہ روایت ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے جامعہ جھنگ نے کھیوڑہ اور کلر کہار، جامعہ لاہور نے بحریہ ٹاؤن مسجد، جبکہ جامعہ اٹک نے اسلام آباد کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ جس میں طالبات و اساتذہ کو قدرت کی صناعی کے براہِ راست مشاہدہ کا موقع ملا اور ان کی معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔

سالانہ امتحانی نتائج اور تقسیمِ اسناد :

جامعہ ایبٹ آباد شعبہ متوسطہ اول و دوم کی طالبات کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان 25 مارچ 2016 کو ہوا جس میں طالبات نے حمد و نعت، اقبالیات، تقاریر اور ترانے پیش کر کے والدین اور نگران و پرنسپل جامعہ کا استقبال کیا۔ نیز پوزیشنز لینے والی طالبات میں مقامی نگران جمیلہ حیدر صاحبہ نے انعامات تقسیم کیے۔

سیرتِ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

بہترین معاشرے کے قیام کے لئے سیرت صحابیات کے کردار سے آگہی ناگزیر ہے۔ اسی کے پیشِ نظر جامعہ سنجھورو میں اوپن ڈسکشن ہوا۔ جس میں عامہ، خاصہ

اور عالیہ کی طالبات نے شرکت کی جبکہ جامعہ پشاور میں اس موضوع پر طالبات کے مابین تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا۔

تم ہو اک زندہ و جاوید روایت کے چراغ:

جامعہ سنجھورو سے فارغ التحصیل ہونے والی طالبات کے لئے لائحہ عمل کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ طالبات کو مکمل ہدایات و تذکیر کرائی گئی کہ معاشرے میں اتر کر کس طرح رول ماڈل کا کردار پیش کرنا ہے تاکہ خود کو معاشرے میں معاشرتی برائیوں کے ساتھ ضم کر سکیں۔ ہیرے کی مانند ہر جگہ خود کو ہیرا ہی ثابت کریں۔ کردار کی زبان ایسی زبان ہے جو ہر بندے کو سمجھ آتی ہے۔ اپنے کردار سے لوگوں کے دل مسخر کر کے اللہ کے دین سے جوڑنے کا فریضہ انجام دیں۔

تھا جو نا خوب بتدریج وہی خوب ہوا:

معاشرے میں بدلتی ہوئی اقدار و روایات ایک لمحہ فکریہ ہیں۔ اس حوالے سے جامعہ سنجھورو میں اساتذہ اور طالبات کے لئے لیکچر کا اہتمام ہوا جس میں انھیں یہ باور کرایا گیا کہ اسلامی اقدار کو اپنا فخر سمجھتے ہوئے اپنی زندگیوں میں رائج کرنے کی کوشش کریں۔ دریں اثنا جامعہ پشاور میں اس موضوع پر ڈاکٹر رخسانہ عزیز نے ورکشاپ کراتے ہوئے کہا کہ اقدار کی تبدیلی کے لئے باقاعدہ مشن کے تحت ہمارے تعلیمی اداروں اور نوجوانوں پر یلغار کی جارہی ہے۔ ایسے میں ہماری ذمہ داریاں دوچند ہو جاتی ہیں کہ عوام میں شعور بیدار کریں۔ علاوہ ازیں جامعہ جھنگ میں طالبات نے اس حوالے سے تقاریر کیں اور چارٹس بنا کر دیواروں پر آویزاں کئے۔

ART & CLASS MANAGEMENT ACTIVITIES:-

جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طالبات کے مابین فائلز، کیلنڈر 2016ء اور کلاس مینجمنٹ مقابلہ رکھا گیا جس میں جامعہ کی تمام طالبات نے جوش و خروش سے حصہ لینے کے ساتھ ساتھ دل جمعی سے کام کیا۔ مقابلہ جات کا یہ پروگرام بہت خوشگوار رہا ہر طالبہ کی صلاحیت سامنے آئی۔ نیز اول، دوم اور سوم آنے والی طالبات کو خصوصی انعامات دینے کے ساتھ حوصلہ افزائی بھی کی گئی۔

میرے وطن میری صبحِ جمال تجھ سے ہے---

جامعہ جھنگ میں 23 مارچ کے حوالے سے محترمہ ثانیہ انجم صاحبہ نے لیکچر دیا۔ جس میں انہوں نے ''قیامِ پاکستان کے واقعات'' پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ ملی نغموں کا مقابلہ کروایا گیا جس میں ہاؤس انچارجز کی بھرپور تیاری کا مظاہرہ ہوا۔ محترم الطاف حسین نے اپنے قیمتی اوقات میں سے چند لمحے دے کر جامعہ کی طالبات اور اساتذہ کو بہت اچھے انداز میں لیکچر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ مارچ کا مطلب ہے چلنا اس لئے قائدِ اعظم نے فرمایا کہ یہ مہینہ مارچ کا ہے تو میں مسلمانوں سے یہی کہوں گا کہ march on ''چلو اور آزادی حاصل کرو''۔ دریں اثنا طالبات کے درمیان نقشہ پاکستان کے چارٹ مقابلہ کا انعقاد بھی ہوا۔

جو لاکھوں دیپ بجھے تو یہ چراغ جلا:

جامعہ کراچی میں طالبات کو قیامِ پاکستان کے لئے اپنے اسلاف کی قربانیوں سے آگاہ کرنے کے لئے شھادۃ العالمیہ کی طالبات نے تحریکِ پاکستان کے تحت پروجیکٹ پیش کیا۔ پروجیکٹ کو 3،3 طالبات پر مشتمل 6 حصوں میں تقسیم کیا گیا جو کہ بالترتیب یہ ہیں:

۱۔ برصغیر میں مسلمانوں کی آمد ۲۔ مغلیہ حکومت کے زوال کے اسباب ۳۔ تحریکِ احیاءِ اسلام

۴۔ آل مسلم پارٹیز کانفرنس ۵۔ دوقومی نظریہ ۶۔ 6 ستمبر 1965ء

بعدازاں عالمیہ کی طالبات نے اپنے تیار کردہ پروجیکٹ کی تفصیلات سے دس، دس طالبات پر مشتمل گروپ کو آگاہی دی۔

رائٹرز فورم کا آغاز:

جامعۃ المحصنات کراچی نے اپنے افراد کی تحریری صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے ''رائٹرز فورم'' کا آغاز کیا ہے۔ اس فورم میں لکھاریوں کی تعداد 20 ہے جبکہ ان میں سے 4 افراد حریم ادب سے بھی منسلک ہیں۔

جغرافیہ کلاسز:

جامعہ جھنگ میں طالبات اور اساتذہ کیلئے مرحلہ وار جغرافیہ کلاسز کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے بعد شرکاء کی جانچ کے لئے ایک ٹیسٹ لیا گیا جس میں نزہت یاسمین اول نمبر پر رہیں جبکہ نسیم الٰہی اور صدف سرفراز کو حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا۔

Rising Youth ورکشاپ کا اہتمام:

جامعہ ملتان میں طالبات کے لئے Rising youth کے تحت ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں طالبات کو آیاتِ قرآنی کا ترجمہ و تفسیر کروایا گیا۔ اس ورکشاپ سے طالبات نے بھرپور استفادہ کیا۔

امتحانات کی تیاری کیسے کریں:(ورکشاپ)

طالبِ علم کی زندگی میں امتحانات بے حد اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جن پہ ان کی تعلیمی کامیابی یا ناکامی کا انحصار ہوتا ہے۔ اس اہمیت کے پیشِ نظر جامعہ منصورہ سندھ میں معلمہ سعیدہ آغا نے ''امتحانات کی تیاری کیسے کریں'' کے عنوان پر ورکشاپ کروائی۔ جس میں انھوں نے تیاری کے مراحل اور یاد کرنے کے مختلف طریقوں سے طالبات کو آگاہ کیا جس کو طالبات نے خصوصی توجہ سے سنا اور بھرپور دلچسپی لی۔ پروگرام کا اختتام اس دعا سے ہوا کہ اللہ رب العالمین ہمیں دنیاوی امتحانات کے ساتھ اخروی امتحان کی بھی بھرپور تیاری کرنے والا بنائے اور کامیاب کرے۔ (آمین ثم آمین)

فری آئی کیمپ:

جامعہ منصورہ سندھ میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ منصورہ سندھ کے توسط سے ''فری آئی کیمپ'' لگایا گیا۔ جس میں ماہر ڈاکٹرز نے طالبات کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور جن طالبات کی آنکھوں کا مسئلہ تھا ان کے لئے دوا اور چشمے تجویز کئے۔

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے

جامعۃ المحصنات سے فارغ التحصیل طالبات کے انٹرویوز

سوالات

۱۔ آپ کا مکمل تعارف نیز جامعہ سے تعلیم کس درجہ تک حاصل کی؟

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد معاشرے میں موثر کردار ادا کرنے کے لئے کیا کر رہی ہیں؟

۳۔ تعلیم سے آپ میں کیا تبدیلی آئی اور یہ عملی زندگی میں کس حد تک سودمند ثابت ہوئی؟

۴۔ جامعہ کے نظام کو دیگر اداروں سے کس طرح مختلف پایا؟

۵۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی کے لئے آپ کی تجاویز؟

★ عدیلہ مسعود عالم (جامعہ منصورہ سندھ)

۱۔ میرا تعلق منصورہ ہالہ سے ہے۔ میری چار بہنیں اور چھ بھائی ہیں۔ میں نے جامعۃ المحصنات منصورہ سندھ سے شھادۃ الثانویہ العامہ کیا اس کے ساتھ حیدرآباد تعلیمی بورڈ سے انٹر کر رہی ہوں اور مولوی فاضل بھی کیا ہوا ہے

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد اب میں جماعتِ اسلامی کی کارکن ہوں۔ اس کے علاوہ جامعہ منصورہ کے تحت گرلز پرائمری اسکول میں اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہوں۔

۳۔ جامعہ میں تعلیم کی بدولت شعور و آگہی حاصل ہوئی جو عملی زندگی میں قدم قدم پر کام آئی۔

۴۔ جامعہ میں آتے ہی اندازہ ہوا کہ یہ ادارہ نہ صرف موجودہ طالبات بلکہ فارغ التحصیل طالبات کی تربیت کے حوالے سے بھی کوشاں رہتا ہے اور انھیں اپنے سے وابستہ رکھتا ہے تاکہ یہ معاشرے کی چکا چوند کا شکار نہ ہو جائیں یہی اس ادارے کی انفرادیت ہے۔

۵۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی کے لئے تعلیم و تربیت اور افراد میں شعور پیدا کرنا ہی موثر ہتھیار ہے۔

جوانوں کو میری آہ سحر دے　　پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے　　میرا نورِ بصیرت عام کر دے

★ عائشہ زین بھٹو (جامعہ لاڑکانہ)

۱۔ میں نے اسلامک کلچر میں ایم اے اور جامعۃ المحصنات سے شھادۃ الخاصہ کیا ہے۔

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد چار سال جامعہ میں بطور ٹیچر کے فرائض انجام دیئے اور پھر ایک ذیلی جامعہ کھولی جو ایک سال تک چلائی پھر شادی ہوگئی۔ ان دنوں میں پھر پڑھائی میں مصروف ہوں فارغ اوقات میں مطالعہ ہوتا ہے۔ سب سے پہلے میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ جتنا پڑھا ہے اس پر خود عمل کروں

ں کیوں کہ جو زندگی قرآن وسنت سے بن سکتی ہے وہ کسی اور سے نہیں اور پھر جب یہ چیز آجاتی ہے تو خود بخود جیتا جاگتا دینی کام ہو رہا ہوتا ہے۔ کیوں کہ جب ہم میں عمل ہوگا تو لوگ بھی ہم سے خود بخود سیکھیں گے

۳۔ اس تعلیم سے پہلے میں دین سے تقریباً ناواقف تھی الحمدللہ جب سے واقف ہوئی تو پہلے اور بعد والی زندگی میں بہت فرق نظر آیا پہلے میں دنیا کو ہی سب کچھ سمجھتی تھی اور دین سے بہت دور تھی اب آخرت کی فکر ہوتی ہے۔

۴۔ دیگر اداروں کے مقابلے میں جامعہ میں جو تبدیلی پائی وہ یہ ہے کہ دوسرے اداروں میں اتنا خلوص نہیں ہوتا جبکہ جامعہ کے لوگوں میں خلوص بہت ہے۔ یہاں ہر ذمہ داری کی ادائیگی صرف اللہ کے خوف سے کی جاتی ہے ۔جامعہ سے بہت اپنائیت ملی جو اور اداروں میں نہیں ہوتی۔

۵۔ سب سے پہلے میں یہ تجویز دوں گی دین سے تفرقہ ختم کیا جائے کیونکہ ہم امت مسلمہ ہیں اور اللہ نے ہمیں دین حنیف کی طرف بلایا ہے ہمیں گروہ بندی اور تفرقے چھوڑ کر ایک امت واحد بننا ہوگا۔

★ فرحانہ امام (جامعہ لاڑکانہ)

۱۔ میرا تعلق شکار پور شہر سے ہے۔ میں نے جامعہ لاڑکانہ سے شھادۃ الخاصہ تک تعلیم حاصل کی اور اسلامک اسٹڈیز میں ماسٹرز کیا ہے شاہ عبداللطیف یونیورسٹی سے ایم فل کر رہی ہوں اور ڈگری کالج شکار پور میں بطور لیکچرار فرائض انجام دے رہی ہوں ۔

۲۔ ۲۰۰۳ء میں جامعہ سے فارغ ہوئی اس کے بعد ایک سال تک جامعہ لاڑکانہ میں معلمہ کے فرائض انجام دیئے۔ پھر گھریلو مصروفیات کی بنا پر واپس اپنے شہر آ گئی اور ذیلی جامعات کی مقامی نگران کی حیثیت سے کافی شہروں اور گاؤں میں ذیلی جامعات کے ذریعے طالبات اور خواتین تک دین کی دعوت پہنچانے کا کام کیا۔ میں نے ۲۰۱۰ء میں ذیلی جامعہ کھولنے کا کام شروع کیا اور اب تک ماشاءاللہ اپنے شہر میں چار جامعات کھول چکی ہوں۔ اب تک یہاں سے 70 کے قریب خواتین اور بچیاں فارغ ہوئی ہیں۔ کالج میں نوجوان بچیوں تک اسلام کی صحیح تعلیمات پہنچانے کی بھی کوشش رہتی ہے۔

۳۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے یہ مقام دیا۔ اور جامعہ کی تعلیم نے نہ صرف مجھے شعور دیا بلکہ دنیا میں بھی بے حد فائدہ ہوا اور اس تعلیم سے بہت زیادہ مستفید ہوئی۔ میں کہتی ہوں کہ اللہ کے بعد میں اپنے اساتذہ اور مربیین کا شکر ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے لکھایا پڑھایا، شعور دیا اور مجھے اس مقام تک پہنچایا۔

۴۔ جامعہ کا نظام دیگر اداروں سے بالکل مختلف ہے خصوصاً یہاں کا تربیتی نظام اور ہر کام میں وقت کی پابندی اور اساتذہ کا مخلصانہ رویہ یہ تمام چیزیں جامعہ کو ممتاز کرتی ہیں۔

۵۔ تعلیمی اداروں سے کو ایجوکیشن سسٹم ختم کیا جائے۔ سندھ سے خاص کر نقل کے رجحان کو ختم کیا جائے اور تعلیم پر بھرپور توجہ دی جائے تو ہی معاشرے میں بہتری آسکتی ہے۔

★ صالحہ منصور (جامعہ لاہور)

۱۔ میرا تعلق خانیوال سے ہے دو بہنیں اور ایک بھائی ہیں گھرانہ تحریکی اور لڑکیوں کی تعلیم کا رجحان ہے۔

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد اسلامی جمعیت طالبات کی ناظمہ بنی چار سال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں معلمہ کے فرائض انجام دیئے اور اب ملتان جامعہ میں وائس پرنسپل اور معلمہ کے فرائض انجام دے رہی ہوں۔ نیز ہفتہ وار حلقہ درس قائم ہے۔

۳۔ میری تعلیم سے زندگی کا مقصد حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ جو اہم تبدیلی مجھے محسوس ہوئی وہ مثبت سوچ اور فکر آخرت کی جستجو ہے۔

۴۔ جامعہ کے نظام کو اس طرح مختلف پایا کہ یہاں دینی وعصری دونوں علوم کو ساتھ لے کر چلا جاتا ہے اور ہوسٹل کا تربیتی ماحول شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۵۔ نظام کی بہتری کے لئے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ نصاب تعلیم کو دینی اصولوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا اور اس طرح کرنے سے ہماری نوجوان نسل اور معاشرہ دونوں بہتری کی طرف گامزن ہوں گے اور اگر 1973ء کے آئین کے مطابق حکمران منتخب کیے جائیں تو نہ صرف قوم اور معاشرہ دونوں ترقی کریں گے بلکہ ہم اپنے ملک کو مدینہ منورہ جیسی ماڈل اسلامی ریاست بنانے میں بھی کامیاب ہوجائیں گے۔

سمعیہ تبسم بنتِ نزیر احمد (جامعہ سنجھورو)

ا۔ جامعہ سنجھورو سے شہادۃ العالیہ ساتھ ہی مولوی عربی اور عالم فاضل کی تعلیم حاصل کی۔

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد شعبہ دیہات میں درس وتدریس کے کام کے ساتھ ذیلی جامعہ میں معلمہ کے فرائض انجام دیئے اس کے علاوہ گرین ٹرسٹ کے تحت ہلال پبلک اسکول میں معلمہ کے فرائض انجام دے رہی ہوں۔

۳۔ تعلیم کے ذریعے صحیح اور غلط کی تمیز سمجھ میں آئی، مقصد زندگی سے آگاہی ملی جو بہت سود مند ثابت ہوئی۔ جامعہ میں ذہنی اور جسمانی نشوونما پر توجہ اور اجتماعیت کا سبق دیا جاتا ہے۔ یہیں سے ہمیں اپنی زندگی کے مسائل کو قرآن وسنت کے مطابق حل کرنے اور صحیح اور غلط راہ میں امتیاز کرنے کا شعور حاصل ہوا۔

۵۔ ہمارے معاشرے کی ہر تحصیل وضلع میں ایسی جامعات کا قیام بہت ضروری ہے، ساتھ ہی بچوں کو ابتداء ہی سے دینِ اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے تاکہ ایک خاندان کے ساتھ ساتھ پورا معاشرہ دینِ الٰہی کے اصولوں پر کاربند ہو۔

صالحہ تسلیم بنتِ محمد رئووف خان (جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

ا۔ میرا تعلق چک نمبر ۹۸ ج ب رتن ضلع فیصل آباد سے ہے۔ ایف۔اے ڈگری کالج پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد سے کیا اور الثانویہ العامہ اور الشہادۃ الخاصہ جامعۃ المحصنات سے کیا۔

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد میں نے اسلامی جمعیت طالبات میں شمولیت اختیار کی اور اب جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بحیثیت معلمہ فرائض انجام دے رہی ہوں۔

۳۔ الحمدللہ جامعہ کی تعلیم نے عملی زندگی میں بہت رہنمائی دی مقصد زندگی کا شعور اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ویقین پیدا ہو۔ یہاں سے جو پردے کی پابندی کا احساس پیدا ہوا اس سے خاندان میں بھی بہت اچھا تاثر پڑا۔

۴۔ ملک کے نظام کو شریعت کے مطابق بنایا جائے۔ اس کے لئے حکمران بہترین کردار ادا کر سکتے ہیں اس لئے حکمران کا انتخاب بہت سوچ بچار کے بعد کریں۔ اس کے علاوہ نصاب تعلیم میں دینی وعصری علوم دونوں شامل کئے جائیں اور معلم ومعلمات بہترین کردار ادا کرتے ہوئے نوجوان نسل کی ذہن سازی کریں۔

اقصیٰ خان بنت زمان خان (جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

ا۔ میرا تعلق 289 گ ب رجانہ تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے۔ ہم چھ بہنیں اور ایک بھائی ہیں گھرانہ تحریکی ہے۔ میں نے شہادۃ الثانویہ العامہ وخاصہ مع ایف۔اے جامعہ سے کیا ہوا ہے۔

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد میں نے جماعت اسلامی میں شمولیت اختیار کی پھر دار ارقم اسکول میں پڑھایا اور اب میں مسجد شہداء میں بحیثیت معلمہ پڑھا رہی ہوں اور دعوت دین کا کام کر رہی ہوں اور حلقہ ءدرس چلا رہی ہوں۔

۳۔ میری تعلیم سے مجھ میں تبدیلی آئی وہ یہ ہے کہ مجھے روحانی سکون ملا ہے اور فضول چیزوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے میں اللہ کی رضا میں ہر حال میں خوش رہتی ہوں۔اس تعلیم سے مجھے دنیا کا عزت وقار تو ملا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آخرت کی فکر بھی اجاگر رہتی ہے اور اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس بھی ہر وقت پیش نظر رہتا ہے۔

۴۔ دیگر اداروں میں صرف اور صرف دنیا کی کامیابی کو پیش نظر رکھا جاتا ہے جب کہ جامعہ میں دینی و دنیاوی سمجھ بوجھ دی جاتی ہے یہاں کا صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول انسان کی سوچ کو بھی پاک کر دیتا ہے۔دیگر اداروں میں شاذ و نادر ہی ایسی کوئی طالبہ ہوگی جو اسلام کی نمائندگی کر سکے جبکہ اس ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات مکمل اسلام کی نمائندگی کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

۵۔ تعلیم سے انسان کے ذہن میں تبدیلی آتی ہے جب تک ہمارے نظام تعلیم میں مغربی نظام رائج ہوگا تب تک معاشرہ میں مثبت تبدیلی لانا ممکن نہیں ہے۔ ہر تعلیمی ادارے میں اسلام کی تعلیم لازمی ہونی چاہیے تاکہ افراد میں ذہنی طور پر تبدیلی آجائے۔جب ذہن مثبت ہوں گے ان شاءاللہ معاشرے میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔

★ عنبر کفایت اللہ (جامعہ جھنگ)

۱۔ میں نے شھادة الخاصہ کیا ہے۔

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد میں اب گورنمنٹ ٹیچر ہوں۔

۳۔ جامعہ کی تعلیم سے ذاتی طور پر جو مثبت اور واضح تبدیلی مجھ میں آئی وہ توحید پرستی اور خوف خدا ہے اور اسی وجہ سے الحمدللہ بڑی سے بڑی مصیبت میں بھی توکل علی اللہ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔

۳۔ جامعہ میں روحانی ماحول ہوتا ہے جو کہ فرد کی دینی و دنیاوی طور پر اصلاح کرتا ہے جبکہ باقی تعلیمی اداروں میں صرف دینی پھر دنیاوی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے جامعات المحصنات کا ماحول اس لحاظ سے بہتر لگا کہ دینی و دنیاوی تعلیم کے علاوہ مطالعاتی و تفریحی دورے بھی کروائے جاتے ہیں حالات سے باخبر رکھنے کے لئے رسائل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۴۔ اخلاق حسنہ اور عام عوام سے میل جول بڑھا کر ان کے مسائل زندگی کو سلجھانے میں ان کی مدد اور دینی معاملات میں اپنائیت سے اور دلائل سے ان کی رہنمائی ہی دراصل معاشرے میں مثبت تبدیلی کی ضامن ہے۔

★ حرمت النساء بنت حبیب احمد (جامعہ پشاور)

۱۔ میرا تعلق لوئر دیر سے ہے میں نے اسلامیات میں ایم، اے کیا ہے۔اور جامعہ پشاور سے شھادة العالیہ کیا۔

۲۔ جامعہ سے فارغ ہو کر لوئر دیر میں اپنا مدرسہ کھولا ہے جس میں بچیوں کو ناظرہ اور ترجمہ قرآن پڑھاتی ہوں۔

۲۔ علم حاصل کرنے بعد ہم میں نیکی بدی کا شعور پیدا ہوا اور عملی زندگی میں بھی ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنے علم کی وجہ سے بچوں کی صحیح تربیت کریں اور گھر والوں کو برے کاموں سے بچائیں۔

535 Pin ki Lot

۳۔ جامعہ کو دوسرے اداروں سے اس وجہ سے مختلف پایا کہ یہاں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے، یہاں ہر قسم کی سہولت میسر ہے اور بچیوں پر بے جا سختی نہیں کی جاتی۔

۴۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی اسی طرح سے آسکتی ہے پہلے ہم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھالیں اور ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کو دین کی دعوت دیں۔

سائرہ عبدالواحد (جامعہ کراچی)

۱۔ میں نے جامعہ سے شہادۃ العالیہ تک تعلیم حاصل کی اور گریجویٹ کیا ہے۔

۲۔ جامعہ سے فراغت کے بعد اپنا مدرسہ چلا رہی ہوں بچوں کی تربیت کے حوالے سے شعبہ اطفال کا کام بھی جاری۔ اس کے علاوہ قرآن انسٹیٹیوٹ میں بطور معلمہ فرائض سرانجام دے رہی ہوں جماعت میں امیدوار کی حیثیت ہے اور اپنے حلقے کی نائب ناظمہ ہوں خواتین کے لئے حال ہی میں تجوید کی کلاس کا آغاز کیا ہے اس کے علاوہ اپنے حلقے میں ہفتہ وار درس بھی دیتی ہوں۔

۳۔ یہ جامعہ کی تربیت کا ہی نتیجہ ہے آج اللہ نے گھر کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ جماعت میں فعال کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق دی ہے۔ جامعہ ہی کی بدولت تحریری وتقریری صلاحیتوں میں اضافہ ہوا اور جامعہ میں رہتے ہوئے اچھے اور خوش گوار دونوں طرح کے رویوں سے سیکھنے کو ملا جس کی وجہ سے آج صبر اور تحمل مزاج کا خاصہ ہے۔

۴۔ چونکہ جامعہ ایک دینی تعلیمی ادارہ ہے تو اس لحاظ سے میں نے جامعہ کو دوسرے تعلیمی اداروں سے مختلف پایا، دین کا علم پہنچانے میں اساتذہ کا اخلاص، ان کا مومنانہ تشخص اور دین کے لئے ان کی تڑپ دیکھی، جامعہ کے اساتذہ سے بے لوث محبت وشفقت ملی جو کہ دیگر تعلیمی اداروں میں مفقود نظر آتی۔

۴۔ کہا جاتا ہے کہ "تعلیم یافتہ ماں سے ہی تعلیم یافتہ معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے" لہٰذا اسلامی اصولوں کے تحت ہی موجودہ نسل کی تربیت ضروری ہے جس کے لئے اسلامی درس گاہ کا ماحول بہت ضروری ہے۔

ماریہ افضل بنت سید مہر الدین افضل (جامعہ کراچی)

۱۔ میں نے جامعۃ المحصنات کراچی سے شہادۃ الخاصہ کیا اور اب کراچی یونیورسٹی سے بی اے آنرز کر رہی ہوں۔

۲۔ جامعہ کی دی ہوئی تربیت ہی کے پیش نظر علم کی روشنی پھیلانے کے لئے جمعیت میں شمولیت اختیار کی جس کے ذریعے سے معاشرے میں تبلیغ واشاعت کا ہر پہلو مدنظر ہے

۳۔ جامعہ کی تعلیم سے سب سے بڑی تبدیلی نماز کی پابندی، اللہ سے گہرا تعلق اور معاشرتی برائیوں پر حساسیت اور اقامت دین کی کوشش، عادت واطوار کا حصہ بن گئیں۔

۴۔ جامعہ کا دوسرے اداروں سے کسی لحاظ سے بھی تقابل ہی نہیں ہے کیوں کہ بنیادی طور پر یہ ادارہ جن مقاصد کو لے کر چل رہا ہے۔ وہ دیگر اداروں کے پیش نظر نہیں ہیں، جامعہ بنیادی لحاظ سے اسلامی اقدار کی امین ہے۔ جبکہ دیگر ادارے خود کو مادیت کے شکنجے میں لادینیت کی طرف شعوری یا غیر شعوری طور پر گامزن ہیں۔

۴۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی کے لئے والدین کو اپنی بچیوں کے لئے بہترین دینی وعصری علوم کو یکجا کر دینے والے ادارے کا ہی انتخاب کرنا چاہیے تاکہ وہ یہاں سے روشنی کے چراغ لے کر معاشرے کے اندھیروں کو مٹا سکیں۔

نابید شاہ (جامعہ مانسہرہ)

۱۔ میرا تعلق ضلع مانسہرہ تحصیل بالاکوٹ کے ایک گاؤں سے ہے۔ میٹرک کے بعد جامعہ مانسہرہ سے شھادۃ الخاصہ کیا۔ اس کے بعد آزاد جموں اینڈ کشمیر راولپنڈی سے B.A آنرز، پنجاب یونیورسٹی سے M.A اسلامیات اور پنجاب یونیورسٹی سے ہی M.PHIL عربی میں کیا۔

۲۔ آج کل میں FGE. GIRLS DEGREE COLLAGE راولپنڈی میں بطور اسلامیات اور عربی لیکچرار کے فرائض انجام دے رہی ہوں۔

۳۔ جامعہ کی تعلیم سے میری زندگی میں بہت نمایاں تبدیلیاں آئیں۔ مجھے زندگی کی حقیقت اور ہمارا مقصد زندگی سے آگاہی ہوئی۔ اور اب اس تعلیم کی روشنی میں اپنی عملی زندگی گزار رہی ہوں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے روشناس کروا رہی ہوں۔

۴۔ جامعہ کی تعلیم طالبات میں صحیح اسلامی شعور پیدا کر کے ان کی دینی و اخلاقی تربیت کرتی ہے۔ اور انسان کے اندر دین و دنیا کی سمجھ آجاتی ہے بلکہ دیگر اداروں میں صرف دین کے چند اصول وضوابط پڑھانے پر توجہ دی جاتی ہے۔

۴۔ والدین اپنے بچوں کی تربیت دینی حدود و قیود کے اندر رہ کر کریں ہم لوگوں کو حتی الامکان نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا چاہیے۔ ہر کام اپنی ذات سے شروع کریں دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

رضوانہ عبدالرشید (جامعہ ایبٹ آباد)

۱۔ میرا تعلق ضلع ایبٹ آباد کے علاقے ٹھنڈ پانی سے ہے۔ جامعہ ایبٹ آباد سے تجوید پڑھنے کے بعد حفظ کیا اور ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی جاری رکھی ہے۔

۲۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد 2013ء، 2014ء میں جامعہ میں حفظ کی ٹیچر رہی اس کے بعد گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول سمندر کھٹہ میں قاریہ کے فرائض انجام دے رہی ہوں۔

۳۔ جامعہ میں داخلہ لینے کے بعد پتہ چلا کے ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے اس کے بعد شعوری زندگی کا آغاز ہوا۔ اور یہ ہی فہم عملی زندگی میں بڑا سودمند ثابت ہوا۔

۴۔ اس ادارے کو میں نے دوسرے اداروں سے بہت مختلف پایا کیونکہ اس ادارے نے ہمیں گھر جیسا ماحول دیا۔ اور اسی ادارے نے ہماری مثبت سوچ کو پروان چڑھایا۔ اس ادارے کی اہم خوبی یہ ہے کہ دینی و دنیاوی تعلیمات دونوں پڑھائی جاتی ہیں۔

۵۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی کے لئے نسل نو کی تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیئے۔

شانزہ فاروق (جامعہ ملتان)

۱۔ میرا تعلق لیہ سے ہے۔ جامعۃ المحصنات ملتان سے میں نے الثانویہ عامۃ تک تعلیم حاصل کی ہے۔ اب میں BCS کر رہی ہوں

۲۔ میں اس وقت جمعیت سے منسلک ہوں اور لیہ شہر کی نظامت میرے سپرد ہے۔

۳۔ اس تعلیم کے ذریعے میں سمجھتی ہوں کہ سب سے بڑی تبدیلی جو میری ذات میں رونما ہوئی وہ یہ ہے کہ مجھے معرفت الٰہی حاصل ہوئی اور میں قلبی طور پر قرآن سے جڑ گئی۔

۴۔ جامعہ کا ماحول دیگر اداروں کی نسبت بہت عمدہ ہے جو کہ دینی، تربیتی انتظامی ہر لحاظ سے بہترین ہے۔

۵۔ میری تجویز یہ ہے کہ مخلوط تعلیم کا خاتمہ کیا جائے اور شرعی اصولوں پر مبنی نصاب تعلیم وضع کیا جائے تاکہ ملک و معاشرہ دونوں ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکیں۔

ثناء عزیز (جامعۃ المحصنات جھنگ)

۱۔ میرا تعلق ضلع جھنگ سے ہے اور میں نے جامعۃ المحصنات جھنگ سے شہادۃ العالیہ کیا ہے۔

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد معاشرے میں موثر کردار ادا کرنے کے لئے دعوت دین کا کام وعظ و تبلیغ اور عمل سے کرنے کی کوشش کر رہی ہوں میں نے ایم اے انگلش کیا جامعہ میں ہی ٹیچنگ کی پھر ایک پرائیویٹ کالج میں لیکچرار رہی اب گورنمنٹ جاب کر رہی ہوں۔

۳۔ بلا مبالغہ جامعہ کی تعلیم نے نئے سرے سے صحیح مسلمان بنایا فی الحقیقت اس تعلیم نے حقیقی مقصد زندگی سے آگاہی دی اور عملی زندگی کے ہر میدان میں یہ تعلیم سودمند ثابت ہوئی دینی لحاظ سے بھی اور دنیاوی لحاظ سے بھی۔

۴۔ جامعہ کے نظام کو دیگر اداروں کے نظام سے یکسر مختلف پایا ایک بڑا فرق جو اس ادارے کو دوسرے اداروں سے ممتاز کرتا ہے وہ دینی وعصری علوم کا امتزاج ہے۔ دوسرے ادارے افراط وتفریط کا شکار ہیں یا مکمل دینی ہیں یا مکمل دنیاوی یہ اعزاز صرف جامعات المحصنات کو ہی حاصل ہے۔ کہ جو دین دنیا دونوں کی تعلیم دیتے ہیں میٹرک کے بعد میرا ارادہ F.S.C کرنے کا تھا اور طب کے میدان میں آگے جانے کا تھا مگر گھر والوں نے مجھے جامعہ بھیج دیا اور جامعہ آنے کے بعد سے میں ہمیشہ یہ کہتی ہوں کہ مجھے افسوس نہیں میں نے F.S.C نہ کی جھنگ میں جتنا اچھا ادارہ جامعۃ المحصنات ہے اور جو کچھ میں نے یہاں سے سیکھا ہے وہ کسی دوسرے ادارے میں جا کر نہ سیکھ پاتی الحمدللہ کہ میں جامعہ کی طالبہ ہوں۔

۵۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی کے لئے تجویز یہ ہے کہ ہم سب سستی چھوڑ دیں اور احساس ذمہ داری اپنے اندر پیدا کریں تو مثبت تبدیلی ضرور اور جلد آئے گی۔ ان شاءاللہ

آمنہ وحید (جامعہ لاہور)

۱۔ میں نوشہرہ کے ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں میں جامعۃ المحصنات لاہور سے عالیہ تک تعلیم حاصل کی ہے

۲۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد اب الحمدللہ تدریس کے فرائض انجام دے رہی ہوں۔ اس کے علاوہ اپنے اصل دائرہ کار اپنی فیملی پر بھرپور پلاننگ کے ساتھ توجہ دینے کی کوشش جاری ہے۔ اپنے علم میں وسعت لانے کے لئے میں نے بچوں کی تجوید کلاس بھی شروع کی ہے جس میں ننھے پھولوں کو تجوید وقرات کے ساتھ اسلام کے بنیادی احکامات سکھانے کی کوشش کر رہی ہوں۔

۳۔ مشہور مقولہ ہے کہ ''اگر فکر کا سانچہ درست ہو تو عمل خود بخود درست ہو جاتا ہے'' میں جزوی تبدیلیوں کا ذکر نہیں کروں گی کیوں کہ ایک ماحول کے اندر کچھ عرصہ گزارنے سے انسان میں بہت سی تبدیلیاں آ جاتی ہیں جیسے صوم وصلوٰۃ وغیرہ سب سے اہم تبدیلی جو میں نے محسوس کی وہ اپنے رب کو اس کی تمام صفات کے ساتھ پہچانا ہے اور اپنے رب پر بھروسہ کرنا سیکھا ہے میرے خیال میں روزمرہ زندگی میں اس سے زیادہ سودمند تبدیلی شاید ہی کوئی اور ہو۔

۴۔ کسی بھی ادارے کو جانچنے کے لئے ہر فرد کا انداز مختلف ہوتا ہے میرے خیال میں صحیح مشن کا ہونا اور اس پر پوری طرح عمل کرنا ہی ایک ادارے کے اچھے ہونے کی علامت ہے۔ صحیح طور پر فکر اور عمل کی تربیت بہت کم اداروں میں نظر آتی ہے لیکن جامعۃ المحصنات میں میں نے اس صفت کو بہت قریب سے پرکھا ہے۔

۵۔ میرے خیال میں اپنے دائرہ کار کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا اور انھیں پورا کرنا شروع کر دیں تو معاشرے میں کافی مثبت تبدیلیاں آ سکتی ہیں۔

تعارف جامعۃ المحصنات اٹک

رخسانہ جبین (پرنسپل جامعۃ المحصنات اٹک)

اٹک کا نام، پنجاب اور خیبر پختونخواہ کے سنگم پر، اکبری دور میں تعمیر کئے گئے قلعہ اٹک بنارس کی وجہ سے پڑا۔عہد جدید میں ضلع اٹک کا علاقہ جتنا پسماندہ اور دور افتادہ ہے عہد قدیم میں اپنے شاندار تہذیبی، تمدنی اور آثار یاتی پس منظر کی وجہ سے اتنا ہی پر کشش تھا۔ہندوستان پر بیرونی حملہ آوروں کی گزرگاہ اور اہم تجارتی مرکز رہا ہے یہاں سے کابل، سمرقند، بخارا، کشمیر، ہزارہ، چین اور سندھ کو راستے نکلتے ہیں۔سرزمین اٹک نہ صرف قدرتی حسن و جمال کا شاہکار ہے بلکہ خالق ارض و سماء نے اسے انسان کے ارتقائی سفر کے اولین مراکز میں بے مثال اہمیت بخشی ہے۔بدیسی ماہرین و محققین کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ اٹک اور راولپنڈی کا علاقہ ہی بنی نوع انسان کا اولین ملجاء و ماوی رہا ہے۔

تعلیمی نقطہ نظر سے ضلع اٹک کی صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو جدید عصری علوم کا تقریباً تمام سسٹم یہاں موجود ہیں بیکن ہاؤس، بلوم فیلڈ، سٹی اسکول اور دار ارقم وغیرہ۔دینی مدارس کی کثیر تعداد بھی ہے لیکن اکثریت لڑکوں کے مدارس کی ہے لڑکیوں کے لئے چند ایک مدارس ہیں جن میں عصری تعلیم ناپید ہے۔ایسے حالات میں اٹک میں عصری اور دینی علوم سے آراستہ درسگاہ کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے 2000ء میں جامعۃ المحصنات بنانے کا ارادہ کیا گیا۔چناں چہ جامعات المحصنات پاکستان کے تعاون اور مقامی سطح پر کوششوں کے نتیجے میں 2005ء میں ایک عالیشان اور خوبصورت عمارت وجود میں آئی لیکن بدقسمتی سے اکتوبر 2005ء میں شدید زلزلہ آیا جس کی وجہ سے بالاکوٹ اور کشمیر کے بہت سے علاقے متاثر ہوئے، ہزاروں بچے اپنے والدین سے بچھڑ گئے۔اس وقت امیر جماعتِ اسلامی قاضی حسین صاحب (مرحوم) نے شوریٰ کی رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ جامعہ کے لئے بنائی گئی عمارت کو یتیم بچوں کے لئے آغوش بنا دیا جائے۔وقت کی ضرورت کے مطابق وہ عمارت آغوش میں بدل گئی۔لیکن جامعۃ المحصنات کے قیام کے لئے کوششیں جاری رہیں۔

2014ء میں جامعہ اٹک میں ابتدائی طور پر درجہ حفظ، متوسطہ اور عامہ اولی کی کلاسز سے آغاز کیا گیا۔ابتدائی طور پر چار اساتذہ اور ایک وارڈن تقرر کیا گیا۔ساتھ ہی عمومی افراد کے لئے انگریزی بول چال کا پندرہ روزہ کورس، ہفتہ وار قرآن کلاسز، رمضان المبارک میں دورہ قرآن، تراویح اور شب بیداریوں کا اہتمام بھی کیا گیا۔جس سے قرب و جوار کے لوگوں نے بھرپور استفادہ کیا۔اس طرح جامعہ اٹک نے نہ صرف اپنے علمی سفر کا بھرپور آغاز کیا بلکہ اسی سال رابطۃ المدارس کے تحت سالانہ امتحان میں جامعہ نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا جہاں عامہ اولی میں طالبہ فطینہ مدثر نے سوئم پوزیشن حاصل کی جبکہ پنڈی بورڈ کے تحت ہونے والے نہم جماعت کے امتحان میں بھی نتیجہ سو فیصد رہا۔جامعہ نے 40 طالبات کے ساتھ آغاز کیا تھا آج الحمدللہ 95 طالبات اور 7 خواتین اساتذہ اور ایک مولانا صاحب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ اللہ اس جامعہ کو دن دگنی ترقی عطا فرمائے اور ہماری کوششوں کو قبول و منظور فرمالے۔۔۔آمین۔

''زندہ کردے دل کو سوزِ جوہرِ گفتار سے''

(روداد ٹیچرز کنونشن، جامعات المحصنات پاکستان)

نزہت منعم، جویریہ شاہنواز قاضی

بلاشبہ اس روئے زمین پر سب سے معزز، اشرف وافضل منصب ایک استاد کا ہے۔ کیونکہ اس کی ذمہ داری علم کی مشعلیں روشن کر کے جہالت کی تاریکیوں کا سد باب کرنا ہے، شعور اور آگہی کے در وا کرتے ہوئے امت کی سیرت اور کردار کی اصلاح کرنا ہے۔

ہمارے نبی کی بعثت کا مقصد بھی ترویج علم تھا جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "انما بعثت معلما......" (سنن ابن ماجہ 229)

اس اہم منصب اور معزز پیشہ کو اختیار کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر آپ کی صفات عالیہ کو اپنانا ہوگا۔ ہم کامیاب معلم اسی وقت کہلا سکتے ہیں اور احادیث میں وارد بے شمار بشارتوں کے مستحق تب ہی ہو سکتے ہیں جب ہم حضور کی صفات اور سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اساتذہ کرام شریعت اور سنت کے پابند اور اپنے منصب کے قدردان ہوں، شفقت اور خیر خواہی کا پہلو ان میں غالب ہو تو ان سے تربیت پانے والی نسلیں بھی ان ہی اوصاف حمیدہ کی حامل ہوں گی۔

اسی جذبہ کے تحت "جامعات المحصنات پاکستان" تقریبا ہر سال تدریب المعلمات، سالانہ تربیت گاہوں اور ٹیچرز کنونشن کا انعقاد کرتی ہے تاکہ ایسی معلّمات کی تیاری کا انتظام کیا جائے جو اپنے اخلاق وافکار کی تطہیر اور سیرت وکردار کی تعمیر کے ذریعہ تدریس کو ایک پیشہ نہیں بلکہ نعمت اور عظیم سعادت تصور کرتی ہوں۔ 19,18,17 فروری 2016 کو جامعۃ المحصنات لاہور میں پورے پاکستان کی معلمات کے لیے کنونشن کا انعقاد کیا گیا جس میں 17 جامعات کی پرنسپل اور 150 معلمات کے علاوہ نائب نگراں ذیلی جامعات محترمہ خالدہ طارق، ٹیم اور ذیلی ٹیچرز نے بھی شرکت کی۔

کراچی، لاڑکانہ، سنجھورو، حب، کوئٹہ،، مانسہرہ، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ایبٹ آباد، خیر آباد، پشاور، اور اسلام آباد سے اساتذہ ایک روز قبل ہی جامعۃ المحصنات لاہور کی وسیع وکشادہ اور خوبصورت درسگاہ میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے جہاں ان کی رہائش کے لئے امہات المومنین کے نام پہ اسرہ جات بنائے گئے تھے لاہور کی پرنسپل ماہ جبین، معلمات اور طالبات تمام امور خندہ پیشانی ومستعدی سے انجام دے رہی تھیں۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کاموں میں پیشہ ورانہ مہارت بدرجہ اتم موجود تھی۔ حسن اخلاق کا تو پوچھنا ہی کیا۔ اس سیشن کا مرکزی خیال علامہ اقبال کی نظم کا مصرعہ تھا۔

''زندہ کردے دل کو سوز جوہر گفتار سے''

ٹریننگ ہال اور تمام تربیتی پروگرامات کی ذمہ داری مرکزی ٹیم کے پاس تھی۔ ٹریننگ ہال کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا۔ آیات قرآنی، احادیث، اقوال زریں اور کلام اقبال کا خوبصورت امتزاج دیواروں پر آویزاں تھا۔ بنیادی خیال کے ساتھ خوبصورت بینرز اسٹیج پر آویزاں تھا۔ کنونشن کے پہلے روز کی صبح بعد نماز فجر تلاوت کلام پاک سے تربیت گاہ کا آغاز ہوا جس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ نے سماں باندھ دیا۔

مرکزی شعبہ دیہات کی نگران امت الرقیب صاحبہ نے ''تعلق باللہ'' پر درس دیتے ہوئے شرکاء کو بتایا کہ اعمال کی مقبولیت کا دارومدار نیتوں پر ہے اور اللہ کی بارگاہ میں نیت کا اجر ہے۔ دلوں کو گرما دینے والے اس درس کے بعد نگران جامعات المحصنات پاکستان مبین طاہرہ صاحبہ نے جامعات کی 4 سالہ کارکردگی کا تقابلی جائزہ پیش

کرتے ہوئے بتایا کہ تمام جامعات کو مطلوبہ ویکساں معیار تک لانے کے لئے ہمیں اپنے کاموں کو بہت منظم انداز میں کرتے ہوئے ان تمام اصول وضوابط اور طریقہ کار پر عمل درآمد کرنا ہوگا جو مرکز کی جانب سے فراہم کئے جاتے ہیں۔ مومن نہ مصلحت سے خالی ہوتا ہے نہ دوراندیشی سے۔ ہم پر لازم ہے کہ یہ دیکھیں کہ کل کے لئے کیا سامان کیا ہے۔ بعدازاں مبین طاہرہ صاحبہ نے اس جائزے کی روشنی میں اول انعام جامعۃ المحصنات جھنگ، دوئم جامعۃ المحصنات مانسہرہ اور سوئم جامعۃ المحصنات لاہور کو دیا۔ نمازِ ظہر وظہرانے کے وقفہ کے بعد نائب نگران جامعات المحصنات پاکستان نزہت منعم صاحبہ نے ''strategy document'' یا تدبیری دستاویز کی ضرورت واہمیت کے ساتھ ساتھ جامعات کے لئے تیار کردہ تدبیری دستاویزات سے متعلق بھی آگاہی دی۔ کیا کرنا ہے کس طریقے سے کرنا ہے اور کس کو کرنا ہے۔۔۔ ساری دنیا کے ہر اہم ادارے میں یہ تمام امور تحریری طور پر موجود ہوتے ہیں۔ یہی اچھے ادارے کی خاصیت ہوتی ہے اللہ کا شکر ہے کہ جامعات المحصنات کی تمام پالیسیز اور JD'S تحریری طور پر موجود ہیں۔ چائے سے لطف اندوز ہونے کے بعد شرکاء کے لئے پروگرام تھا ''جماعت اسلامی کیا ہے؟'' اس پروگرام میں معلمہ لاہور جامعہ و نائب صوبہ پنجاب ورکن مرکزی شوریٰ وعاملہ ربیعہ طارق صاحبہ نے اجتماعیت وشورائیت کی اہمیت اور جماعتِ اسلامی کا تنظیمی ڈھانچہ اور کام کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔ ممبر قومی اسمبلی عائشہ سید صاحبہ جو نائب قیمہ جماعتِ اسلامی بھی ہیں (اجلاس میں گوناگوں مصروفیات کے باوجود چند گھنٹوں کے لئے تشریف لائیں) نے معلم کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ قوموں کی تقدیر میں استاد کی جدوجہد قوموں کو عروج کی طرف لے جاتی ہے۔ جبکہ استاد کی لغزش نسلوں کو منتقل ہوتی ہے۔۔

دوسرے دن کا آغاز بعد نمازِ فجر مولانا عبدلمالک کے درسِ حدیث سے ہوا جس میں انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں اخلاصِ نیت کی اہمیت کو اجاگر کیا اور شرکاء پر واضح کیا کہ اجر تو نیت کا ہے۔ صدر شعبہ نصاب فرحانہ نادر اور ممبر شعبہ رابعہ خبیب نے تدریب المعلمات کا جائزہ پیش کیا۔ شعبہ تربیت کی صدر نائلہ شاہد نے جامعات کی ہاسٹل وارڈنز کو ورکشاپ کرائی جس میں ان کے مسائل سے آگاہی لی اور ان کے حل بھی پیش کئے۔ اب سب کو انتظار تھا صدر ویمن کمیشن ڈاکٹر رخسانہ جبین کے پروگرام کا جس کا موضوع تھا ''خاندان کی اہمیت اور بدلتی اقدار''۔ انہوں نے حسبِ روایت پروگرام کا حق ادا کیا۔ ملٹی میڈیا پریزینٹیشن کے ذریعہ بتایا کہ جس طرح غیر اسلامی اقدار کو فروغ دیا جا رہا ہے اس سے پورا معاشرہ بالخصوص نوجوان نسل تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ جس کلمہ کے نام پر ہم نے یہ ملک حاصل کیا اس عہد کو توڑ کر ہم اپنی دنیا اور آخرت دونوں خراب کرلیں گے۔ ہمیں اپنی اقدار کو فروغ دینا ہے اور غیر اسلامی روایات کے خلاف بند باندھنا ہوگا۔ اللہ اور رسولؐ کی تعلیمات کو عام کرنا ہوگا۔ دوسرا دن بھی بھرپور گزار کر تیسرے دن کا آغاز بعد نمازِ فجر ''امت پر تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے'' سے ہوا اس عنوان کے تحت نگران خارجہ امور جماعتِ اسلامی پاکستان محترم عبدالغفار عزیز نے مسلم دنیا بالخصوص مشرق وسطیٰ کے حالات پر روشنی ڈالی۔ نقشوں اور تصویروں کی مدد سے ماضی، حال اور مستقبل کی منظر کشی کی۔

Perception کیا ہے؟ انسان کی مکمل شخصیت perception سے ہی بنتی ہے۔ استاد کا کام perception کو درست کرنا ہے اس موضوع پر نگران شعبہ نصاب فرحانہ نادر صاحبہ نے سیر حاصل گفتگو کی۔ نگران جامعات المحصنات مبین طاہرہ کے الوداعی خطاب میں شرکاء کے لئے بہت سے عملی نکات موجود تھے۔ غلطیاں دہرانا نہیں ہیں، ہر فرد اپنا نعم البدل تیار کرے۔ مطالعہ قرآن لازمی کریں، اپنا احتساب کریں، کام کریں مگر گھر سب سے اہم ہے گھر متاثر نہ ہوں۔ انہوں نے شرکاء کو کتاب ''مسدسِ حالی'' تقسیم کی۔ بعدازاں نگران ذیلی جامعات محترمہ امت الرقیب صاحبہ کی دعا سے تین روزہ کنونشن کا اختتام ہوا۔۔۔ اور اس قافلہ کے پرعزم اور باشعور مسافر انقلابی سوچ کے ساتھ کہ ''نہ رکیں گے نہ جھکیں گے منزل یہاں ملے یا وہاں''۔۔۔ منصورہ کی پاکیزہ فضاؤں کو الوداع کہتے ہوئے روانہ ہوگئے۔

بچھڑ کے بھی ایک دوسرے کا خیال ہوگا یہ طے ہوا تھا
محبتوں میں ہر ایک لمحہ وصال ہوگا یہ طے ہوا تھا

نزہت منعم

آہ ....

(جامعہ کی ایک بہت قابل ساتھی کے اچانک بچھڑ جانے پر تاثراتی تحریر)

پیشے کے اعتبار سے وہ ایک وکیل تھی۔ایک وکیل کا دینی مدرسہ میں کیا کام.......... ؟؟
یہ وہ سوال تھا جو اس سے ملنے کے بعد ہر ایک کے ذہن میں پیدا ہوتا۔جامعات المحصنات کے مرکزی دفتر آنے والے کسی بھی فرد کے لئے مونا سعد یہ کا نام نیا نہیں تھا۔ اس نے اپنی خواہش، مزاج کی سادگی اور دین کی طرف فطری میلان کے باعث وکالت ترک کر کے جامعات المحصنات کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ ہر صبح دفتری امور کا آغاز مونا کے سوالات سے ہوتا۔۔ملکی حالات ۔۔بین الاقوامی صورتحال، سانحات وحادثات سے متعلق سوالات، ہمارے ملک کا کیا بنے گا؟ اب کیا ہوگا؟ کیا ساری قربانیاں جو اس ملک کی خاطر دی گئیں ضائع ہو جائیں گی؟ آخر اللہ ہماری کب سنے گا؟ اس ملک کے حالات کب بدلیں گے؟ دیکھو شام میں کیا ہو رہا ہے؟ دیکھو برما کے مسلمان کس حال میں ہیں؟ دیکھو عراق کی کیا درگت بن گئی؟۔۔۔دماغ پر ہتھوڑے برسانے والے سوالات۔ایک دن میں نے پریشان ہو کر کہا ’’مونا یہ حق و باطل کی جنگ ہے، ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی، جو اخلاص سے اپنا کام کرے گا وہی غالب ہوگا، اخلاص شرط ہے۔‘‘
’’کیا ہمارے اخلاص میں کمی ہے؟ کیا ساری دنیا کے مسلمان مظلوم نہیں؟؟‘‘ پھر وہی سوالات۔وہ ہر سوال کا جواب اپنی مرضی کے مطابق چاہتی تھی اور انتخابات کے نتائج بھی۔لوگ دین کو بنیاد کیوں نہیں بناتے؟ عصبیت پر جان دیتے ہیں، کیوں نہیں سمجھتے؟
جامعات المحصنات کا ریکارڈ تین جگہ محفوظ تھا۔فائلوں میں، کمپیوٹر پر اور مونا کے دماغ میں۔اس کے سوالات کے جوابات ہمارے پاس نہ تھے لیکن ہمارے دفتری مسائل کا حل اس کے پاس تھا۔لمحوں میں فائل حاضر ہو جاتی۔لیکن اسے جلدی تھی ہر غم اور ہر فکر سے آزاد ہونے کی۔۔۔۔’’تم نے وکالت کیوں چھوڑی؟ تم وہاں رہ کر بھی دین کا کام کر سکتی تھیں؟‘‘
’’مجھے جو روحانی غذا یہاں ملتی ہے وہاں کیسے ملتی؟؟‘‘...... یہ تھا اس کا جواب۔۔سب کی ہمدرد، سب کے کام آنے والی، اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئی۔اے اللہ، اے بہت مہربان رب، اس بندی کا خیال رکھنا۔(آمین)
’’اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزما کر دیکھے کہ تم سب سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے؟‘‘ (الملک۔۲)

والدین کے تاثرات

سوالات

۱۔ مکمل تعارف؟

۲۔ بیٹی کے لئے جامعۃ المحصنات کا انتخاب کیوں کیا؟

۳۔ کہتے ہیں ایک عورت کی تعلیم ایک نسل کی تعلیم ہے آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ نیز آپ کے خاندان میں لڑکیوں کی تعلیم کا کیا رجان ہے؟

۴۔ دیگر والدین کے لئے آپ کا پیغام؟

عبدالمنعم منصوری (اسسٹنٹ پروفیسر ٹنڈو جام یونیورسٹی)

۱۔ میرا تعلق ہالہ سندھ سے ہے۔ میری بیٹی بشریٰ عبدالمنعم منصورہ جامعہ (سندھ) میں زیرِ تعلیم ہے۔

۲۔ ہماری بستی، گھر اور جامعہ کے ماحول میں کافی حد تک یکسانیت ہے، تعلیم و تربیت کو ترجیح دیتے ہوئے بیٹی کے لئے جامعہ کا انتخاب کیا۔ میری بڑی تین بیٹیوں اور بہنوں نے بھی جامعہ سے ہی تعلیم حاصل کی ہے۔ الحمدللہ یہ ادارہ ہماری امیدوں سے بڑھ کر ثابت ہوا ہے۔

۳۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ کی رو سے تعلیم کا حصول مرد و عورت دونوں پر لازم ہے۔ نسل کی تربیت وصالح معاشرے کی تعمیر میں چونکہ عورت کا بڑا کردار ہے اس لحاظ سے عورت کے لئے تعلیم کی اہمیت بدرجہ اولیٰ بڑھ جاتی ہے۔ ہمارے خاندان میں دین کی طرف رجحان بھی ہے اور دنیاوی تعلیم کی بھی کمی نہیں الحمدللہ اکثریت درس وتدریس سے ہی منسلک ہے۔

۴۔ اولاد کے حقوق میں سے ایک حق اولاد کی بہترین تعلیم وتربیت ہے والدین کے لئے یہی پیغام ہے کی اس پرفتن دور میں اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں انہیں دین ودنیا کا صحیح فہم اور اچھے برے کی پہچان کروائیں۔

سید ازکیاء ہاشمی (پروفیسر ڈاکٹر ہزارہ یونیورسٹی)

۱۔ میں ہزارہ یونیورسٹی میں ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ سوشل سائنس جبکہ جامعہ اسلامیہ محمودیہ مانسہرہ میں مہتمم کے عہدہ پر فائز ہوں۔ میری اہلیہ سیدہ نفیسہ ہاشمی ایم اے اسلامیات ہیں۔ ہماری بیٹی قدسیہ ہاشمی جامعۃ المحصنات مانسہرہ کی طالبہ ہے۔

۲۔ دینی وعصری علوم کی جامعیت، اخلاقی و دینی تربیت کا اہتمام، دعوتی و ہم نصابی سرگرمیوں کی طرف توجہ یہ وجوہات تھیں جس کی وجہ سے ہم نے جامعۃ المحصنات کا انتخاب کیا۔

۳۔ خواتین نصف انسانیت ہیں اور ان کی تعلیم پوری انسانیت کی تعلیم ہے۔ البتہ خواتین کی تعلیم کا بنیادی مقصد شعور کی بیداری ہے تاکہ وہ نسل نو کی صحیح تربیت کر سکیں۔ بدقسمتی سے ہم اپنی بچیوں کو زیادہ تر وہ تعلیم دے رہے ہیں جو ان کی عملی زندگی سے زیادہ ہم آہنگ نہیں ہوتی۔ ہمارے خاندان میں عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا رجحان ہے۔ اکثر خواتین مدرسہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں بھی تخصص کر چکی ہیں۔

۴۔ والدین اولاد کے لئے بہترین عملی نمونہ بنیں اور ان اداروں کو ترجیح دیں جن میں عصری اور دینی تعلیم کا معیاری انتظام ہو اور تمام ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا کرنے کی تربیت کا اہتمام ہو۔

محمد حبیب (لوئر دیر)

۱: ہمارا تعلق دیر لوئر سے ہے۔ میری بیٹی کا نام سمیہ بنتِ حبیب جو کہ پشاور جامعۃ المحصنات میں زیرِ تعلیم ہے۔ میں میٹرک پاس ہوں۔

۲۔ میں نے اپنی بیٹی کے لئے جامعہ کا انتخاب اس لئے کیا کہ دنیاوی تعلیم تو ہر کوئی حاصل کر رہا ہے مگر دینوی تعلیم پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ اس لئے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگئی کہ میری بیٹی جامعہ میں تعلیم حاصل کر کے معاشرے میں اچھا کردار ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائیں۔

۳۔ کہتے ہیں ایک مرد کی تعلیم اس کی ذات تک محدود ہوتی ہے اور عورت کی تعلیم پورے معاشرے کی تعلیم ہے۔ تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے عورت اپنی اولاد کی تربیت کرتی ہے اور اپنے گھر کی تربیت کرتی ہے اس لئے عورت کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ ہمارے خاندان میں تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے ویسے تو لڑکے لڑکیاں سب ہی تعلیم حاصل کر رہے ہیں مگر زیادہ تر رجحان دنیاوی تعلیم پر ہے دینی تعلیم پر نہیں۔

۴۔ جو لوگ تعلیم حاصل نہیں کرتے معاشرے میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اس لئے سب تعلیم پر توجہ دیں۔

عبدالرحمن ابڑو (لاڑکانہ)

۱۔ میں اپنے کھیتوں کی نگرانی کرتا ہوں۔ میری بیٹی نادیہ عبید ابڑو جامعہ لاڑکانہ کی طالبہ ہے۔

۲۔ میں نے اپنی بیٹی کے لئے جامعہ کا انتخاب اس لئے کیا کہ مجھے بذات خود علوم دینیہ سے محبت ہے میں چاہتا ہوں کہ میری اولاد بھی علمِ دین سیکھیں اور بچوں کے لئے جامعہ سے بڑھ کر میں نے کوئی محفوظ جگہ نہیں دیکھی۔

۳۔ میرا خیال بھی یہی ہے کہ عورت کی تعلیم ہی نسل کی تعلیم ہے اس لئے میں اپنی بیٹیوں کی تعلیم میں کوئی کمی نہیں ہونے دیتا اور ان کو نہ صرف عصری بلکہ اس کے ساتھ دین کے علم کی طرف بھی بھرپور توجہ دیتا ہوں اور رہی بات مرد کی تو مرد باہر کے حالات سے گھر کے مقابلے میں آگاہ رہتا ہے وہ عورت ہی ہے جو گھر کے دائرہ کار میں اہم کردار ادا کرتی ہے بہرحال علم مرد و عورت دونوں کے لئے ضروری ہے۔ الحمدللہ خاندان میں لڑکیوں کی تعلیم کی طرف بہت رجحان ہے۔

۴۔ دیگر والدین کے لئے بھی یہی پیغام ہے کہ بیٹے اور بیٹی میں امتیاز نہ کریں دونوں کے برابر حقوق ہیں۔ اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں تا کہ وہ صحیح اور غلط حق و باطل کا فرق پہچانیں۔

کلثوم اجمل (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۱۔ میں جماعتِ اسلامی حلقہ خواتین گوجرہ کی کارکن ہوں۔ میری بیٹی کا نام نور الھدیٰ ہے جس نے جامعۃ المحصنات ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ثانویہ العامہ والخاصہ اور F.A بھی کیا ہے۔

۲۔ میں نے اپنی بیٹی کے لئے جامعہ کا انتخاب اس لئے کیا کہ یہاں دینی اور دنیاوی علوم سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ نہ صرف تعلیم بلکہ تربیت کی طرف بہت توجہ دی جاتی ہے اور حقیقتاً میں نے جامعہ ٹوبہ کو اپنی بیٹی کے لئے بہترین پایا۔

۳۔ حقیقتاً ایک عورت کی تعلیم ایک نسل کی تعلیم ہے۔ مشہور مفکر نپولین نے کہا تھا کہ ”تم مجھے عظیم مائیں دو میں تمھیں عظیم قوم دوں گا“ نہ صرف عورت اپنے گھر کا ماحول بناتی ہے بلکہ اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہوئے پورے خاندان اور معاشرے میں اہم کردار ادا کرتی ہے عورت تعلیم و تربیت یافتہ ہوگی تو اپنے بچوں اور معاشرے کی صحیح تربیت کر سکے گی۔

۴۔ دیگر والدین کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم ضرور دلوائیں تا کہ وہ معاشرے میں اہم کردار ادا کر سکیں۔

پروین بی بی (ملتان)

۱۔ میرا تعلق ضلع نور گڑھ سے ہے۔ میری بیٹی نمرہ راؤ جامعہ ملتان سے فارغ التحصیل ہے اور میں خاتون خانہ ہوں ۔

۲۔ ہمارے گاؤں میں بچیوں کی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے اس لیے میں چاہتی تھی کہ میری بیٹی دینی تعلیم حاصل کر کے اپنی دنیا وآخرت کو عمدہ بنا سکے۔

۳۔ میرا خیال ہے کہ بیٹیوں کو تعلیم سے محروم نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ ایک عورت ہی ایک نسل کی تربیت کی ضامن ہے لہذا بیٹیوں کے لئے خاص تعلیم وتربیت کا انتظام کرنا چاہیے ہمارے خاندان میں بچیوں کی تعلیم پر خاص توجہ نہیں دی جاتی۔

۴۔ میرا تمام والدین کو یہی پیغام ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے ضرور آراستہ کریں۔

کلثوم (جھنگ)

۱۔ میں ہاؤس وائف ہوں۔ میری بیٹی نے جامعہ جھنگ سے شھادۃ العامہ الثانیہ کیا ہے۔

۲۔ میں نے اپنی بیٹی کے لیے جامعہ کا انتخاب اس لیے کیا کیونکہ دینی وعصری علوم ایک ساتھ کسی ادارے میں نہیں کرائے جاتے میں اپنی بیٹی کی خوش قسمتی سمجھتی ہوں کہ اس کو ایسا ادارہ ملا جہاں دونوں تعلیم ایک ساتھ دی جا رہی ہیں۔ اور اس ادارے میں طالبات کی جسمانی وذہنی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

۳۔ میرا خیال ہے کہ ایک پڑھی لکھی عورت اپنے گھرانے کو بہت اچھے طریقے سے سنوار سکتی ہے کیونکہ وہ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوتی ہے اور وہ عورت ماں، بہن، بیٹی کے روپ میں اپنے گھر والوں کی بہت اچھے طریقے سے پرورش اور دیکھ بھال کر سکتی ہے اور اچھا مسلمان بنا سکتی ہے۔

۴۔ میرا مخلصانہ پیغام یہ ہے کہ جامعۃ المحصنات ایک بہت اچھا ادارہ ہے یہاں پر میں اپنی بچی کو داخل کروا کر بہت پرسکون ہوں مجھے اس کی طرف سے کوئی فکر لاحق نہیں ہے کیونکہ یہاں صرف پڑھائی نہیں بلکہ بچیوں کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

زلیخا رانا (سانگھڑ)

۱۔ میرا تعلق ضلع سانگھڑ کی تحصیل سنجھورو سے ہے اور میں ایک عام گھریلو خاتون ہوں۔ اگرچہ بذات خود میں بہت تعلیم یافتہ نہیں مگر میرے شوہر اسلامی کلچر اور عمرانیات میں ماسٹرز ہیں۔

۲۔ ہم دونوں کی دیرینہ خواہش تھی کہ اپنے بچے اور بچیوں کو اعلیٰ تعلیم سے روشناس کرائیں۔ جس قبیلے سے ہمارا تعلق ہے وہاں لڑکیوں کی تعلیم پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ خاندان کے بزرگ افراد کا کہنا تھا کہ لڑکیوں کو گھرداری سنبھالنی ہے اس کے لئے تعلیم ضروری نہیں جبکہ ہم نے اس سوچ کو بدلنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ جب میری بڑی بیٹی نے 1996 میں میٹرک کیا تو کئی اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کیں مگر کوئی بھی ادارہ ہمیں مکمل طور پر مطمئن نہ کر سکا۔ جب جامعہ اور اس کے نظام تعلیم کے بارے میں علم ہوا تو پہلا انتخاب جامعہ ہی تھا۔ بڑی بیٹی کوثر عبدالجبار نے جامعہ سے شھادۃ العالیہ کیا اس میں مثبت تبدیلی آئی زندگی کے فیصلے قرآن وسنت کے مطابق کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔ جس کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ ہماری تمام بچیاں جامعہ سے علم حاصل کریں گی ان شاء اللہ۔ اس سلسلے کی کڑی ہے کہ میری سب سے چھوٹی بیٹی سدرہ کلثوم بنت عبدالجبار آج جامعہ میں درجہ عالیہ کی طالبہ ہے۔ ہم جامعہ کے ماحول اور تربیت سے مطمئن ہیں۔

۳۔ مرد کا کام گھر سے باہر کی دنیا کا سامنا کرنا ہے۔ جس کے لئے وہ تعلیم حاصل کرتا ہے جبکہ عورت کی تعلیم اس کے گھر اور گھر کے اندر نسلوں کو پروان چڑھانے اور پرورش کرنے میں استعمال ہوتی ہے۔ اسی لئے عورت کی تعلیم لازمی ہے۔

۴۔ دیگر والدین کے لئے میرا پیغام ہے کہ اگر وہ اپنی بیٹیوں کو معاشرے میں ایک مضبوط کردار کی حامل، شریعت طاہرہ کی پابند دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ انہیں موجودہ تعلیم اور حالات کے دھارے پر بہنے کے لئے تنہا نہ چھوڑیں بلکہ ان کو قرآن وسنت کی مہارت دے کر ان کی زندگیوں کو سنواریں۔

سہیل اقبال (کراچی)

۱۔ میری بیٹی یمنیٰ سحر نے جامعہ کراچی سے عالیہ ثانی کیا ہے۔میں پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن میں بطور آپریشن آفیسر ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہوں۔اور میری اہلیہ شبانہ ناز گھریلو خاتون ہیں۔

۲۔ آج کے پرفتن دور میں جب تعلیمی ادارے بھی بگاڑ کی ہوا سے محروم نہیں میرا دل اس بات کے لئے آمادہ نہ تھا کہ بیٹی کو اس ماحول کے حوالے کیا جائے۔لیکن اللہ تعالی نے مدد فرمائی اور جامعۃ المحصنات کے بارے میں آگاہی ہوئی جائزہ لیا، اللہ کا نام لے کر داخلہ دلوایا اور آج دل بہت ہی مطمئن ہے۔اس سے زیادہ خوشی یہ ہے کہ میری بیٹی خود بہت مطمئن اور خوش ہے۔

۳۔ میرے نزدیک لڑکیوں کی تعلیم ،لڑکوں کی تعلیم سے کئی گنا زیادہ اہم ہے کیوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اولاد کی تعلیم اور اس سے زیادہ تربیت میں باپ سے زیادہ ماں کا کردار ہوتا ہے۔خاندان میں لڑکیوں کی تعلیم کے معاملے میں اکثریت اس بات کی حامی ہے کہ لڑکیوں کو اچھی تعلیم دلائی جائے۔ایک بڑی تعداد کا مختلف فیلڈز میں جاب کا سلسلہ بھی جاری ہے۔میرے نزدیک اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی لڑکی اس معاشرے میں فخریہ انداز میں تمام دینی اور اخلاقی اقدار کے ساتھ ،ہر قسم کے احساس کمتری سے چھٹکارا پا کر سر اٹھا کر جیئے تو یاد رکھیے دینی اور دنیاوی دونوں تعلیم کا حصول اسے اس معاشرے میں ایک باشعور اور عملی شہری کی زندگی گزارنے میں حد درجہ معاون ثابت ہوگا بصورت دیگر وہ ایک مکمل اور بہترین انسان کے طور پر اپنا آپ نہیں منوا سکتی۔

۴۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیٹی کو ذہنی سکون اور یکسوئی حاصل ہو اور آپ کی بیٹی ایک اچھے ماحول میں دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کر کے معاشرے میں ایک اچھا رول ادا کر سکے تو میرا یہی پیغام ہے کہ جامعۃ المحصنات سے اچھا ادارہ شاید آپ کو میسر نہ ہو۔اور یہی اس کے مستقبل کو سنوارنے میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان بورڈ کے تحت منعقدہ امتحانات 2016ء کے نتائج

اللہ رب العزت کا صد شکر کہ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان بورڈ کے تحت منعقدہ امتحانات 2016ء میں جامعات المحصنات پاکستان کی طالبات نے سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ ان طالبات اور اساتذہ کو دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں اور کامیابیاں عطا فرمائے۔

شہادۃ العالمیہ اول		
اول پوزیشن	ثمینہ نواز	(جامعہ کراچی)
دوم پوزیشن	ماروی عبید	(جامعہ کراچی)
سوم پوزیشن	رفعت جبیں	(جامعہ کراچی)

شہادۃ العالیہ		
اول پوزیشن	زرافشاں	(جامعہ مانسہرہ)
دوم پوزیشن	افراہ اعجاز	(جامعہ مانسہرہ)
سوم پوزیشن	ماریہ	(جامعہ سنجھورو)

شہادۃ العامہ		
اول پوزیشن	صفہ عباسی	(جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)
دوم پوزیشن	اقراء طارق	(جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)
سوم پوزیشن	اقصی یوسف	(جامعہ مانسہرہ)

شہادۃ العالمیہ ثانی		
اول پوزیشن	مریم رب نواز	(جامعہ کراچی)
سوم پوزیشن	طاہرہ اکرم	(جامعہ کراچی)

شہادۃ الخاصہ		
اول پوزیشن	شائستہ شبیر	(جامعہ لاہور)
سوم پوزیشن	ریحاب تصدق	(جامعہ لاہور)

متوسطہ		
دوم پوزیشن	کرن انجم	(جامعہ حب)
سوم پوزیشن	حاجرہ بی بی	(جامعہ ایبٹ آباد)

مسائل بمقابلہ وسائل

کمپیوٹر ، کتب اور تعمیراتی سامان :

دورِ حاضر کا تقاضا ہے کہ ہم جدید سے جدید تر ٹیکنالوجی سے استفادہ حاصل کریں۔ جس کے لئے جامعہ سنجھورو میں کمپیوٹر لیب کے لئے کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ، ملٹی میڈیا اور پرنٹر کی اشد ضرورت ہے۔ نیز لائبریری کے لئے کتب اور زیرِ تعمیر عمارت کے لئے کریش، سیمنٹ، دروازے اور کھڑکیاں درکار ہیں۔

مجلہ کی اشاعت میں در پیش مسائل:

جامعہ کراچی میں شعبہ تشہیر و ترویج کے تحت ''سالانہ مجلہ'' کا اجراء کیا جاتا ہے جو کہ طالبات کی تحریری صلاحیتوں کو نکھارنے کا سبب بنتا ہے۔ موجودہ حالات میں ہم مالی وسائل کی کمی کا شکار ہیں جس کے باعث ''مجلہ المحصنات'' کی اشاعت تا حال ممکن نہیں ہو پائی۔

سولر سسٹم کے لئے تعاون:-

جامعہ لاہور میں بجلی کی طویل دورانیے کے لئے بندش سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ سولر سسٹم کے لئے تخمینہ لگوایا گیا ہے لیکن مالی مسائل کی وجہ سے یہ منصوبہ تعطل کا شکار ہے جس کے لئے فوری تعاون کی ضرورت ہے۔۔

کمپیوٹر لیب اور لائبر یری کتب کا مسئلہ:

جامعہ لاڑکانہ میں کمپیوٹر لیب کی عدم موجودگی اور لائبریری میں کتب کی کمی بہت اہم مسائل ہیں جن کے لئے تعاون درکار ہے۔

ہاسٹل کی عمارت کی ضرورت:

جامعہ جھنگ میں ہاسٹل کی عمارت فنڈ کی کمی کی وجہ سے تا حال نہیں بنوائی جاسکی جس کی وجہ سے طالبات کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ درس گاہ کا کچھ حصہ ہاسٹل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جگہ کی کمی کے باعث کمپیوٹر لیب اور لائبریری ایک کمرے میں ہی ہیں اس وجہ سے طالبات کو کافی مشکل کا سامنا کرنا پرتا ہے۔

گیس کی عدم دستیابی اور ہاسٹل میں جگہ کی تنگی:

جامعہ پشاور، جامعہ ایبٹ آباد اور جامعہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ایک اہم مسئلہ گیس کی سہولت کا نہ ہونا ہے۔ گیس لائن نہ ہونے کی وجہ سے ان تینوں جامعات کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان جامعات کا ایک اور اہم مسئلہ رہائش گاہ کا تنگ ہونا ہے۔ طالبات کی تعداد رہائش گاہ کی نسبت زیادہ ہے لہذا ان جامعات کی عمارت میں وسعت کی ضرورت ہے۔

کمپیوٹر لیب اور لائبر یری کتب کا مسئلہ:-

جامعہ ملتان میں کمپیوٹر لیب، کمپیوٹرز اور لائبریری کے لیے معلوماتی کتب کی فوری ضرورت ہے جس کے لئے فنڈز درکار ہیں۔

وزیٹرز گیلری

Dr.Rashida Iqbal (Larkana)

I am retired from Government job and running my own clinic.Jamiat ul Mohsanat is very good.Most of students take lot of benefits.I also learned alot in this jamia every week. Jamia gives us all knowledge of Quran-e- kareem.

مسز رضیہ (ایجوکیشن آفیسر لاڑکانہ۔)

یہاں آنا ہمارے لئے باعثِ برکت اور رحمت ہے۔ہم یہاں سے بہت اچھی باتیں اور دین کے متعلق بہت ساری معلومات حاصل کرتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ خواتین کے لئے ایسی موزوں جگہ ہے جہاں ہم سب مل کر دینی تعلیم حاصل کرتے اور ایک دوسرے سے اپنے خیالات شیئر کرتے ہیں اور بہترین معلومات حاصل کرتے ہیں۔

قاریہ نسرین اختر (شعبہ اسلامیات، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان)

جامعہ ملتان میں ریسرچ کے لئے آنا بہت اچھا لگا۔جامعہ خصوصی طور پر عصری تقاضوں کے مطابق طالبات کی تربیت میں اہم کردار کر رہا ہے۔یہاں پر طالبات کی عمدہ تربیت کی جارہی ہے تاکہ وہ معاشرے کا ایک فعال رکن بن سکیں اور اعلیٰ تعلیم ،اعلیٰ تنظیم اور تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔طالبات کا یونیفارم اور نظم وضبط بہترین ہے۔

محترمہ یاسمین ریاض (ICNA رکن ممبر شوریٰ، امریکہ)

میں نے جامعۃ المحصنات پشاور کا دورہ کیا۔پاکستان آ کے بہت خوشی ہوئی کہ یہاں اس قسم کے ادارے بھی ہیں جہاں دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کا بھی اہتمام ہے۔جامعہ کی طالبات کو بہت مہذب اور خوش اخلاق پایا۔اگر اس قسم کے ادارے ہمارے پاکستان میں اور بھی بن جائیں تو امید ہے کہ بہت جلد ہی ایک اسلامی پاکستان بن جائے گا۔اللہ سے دعا ہے کہ وہ دینی مدارس اور مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ان دینی مراکز کو ہمیشہ آباد رکھیں۔آمین

سکینہ شاہد (ناظمہ صوبہ پنجاب)

جامعات المحصنات دینی تعلیم کا اچھا نیٹ ورک ہے جو اب پاکستان کے چاروں صوبوں میں قائم ہے۔مقصد داعی الی اللہ کی تیاری ہے تاکہ اسلامی نظام زندگی پاکستان کا غالب نظام بن جائے۔دعا ہے کہ اللہ ان بچیوں کو اپنے دین کے لئے چن کر دین کی خدمت کی عظیم سعادت نصیب فرمائے۔اور یہ جامعہ کے تمام اسٹاف کے لئے صدقہ جاریہ ہوں اور ان کے لئے بھی جنہوں نے اس کام میں اپنا کچھ حصہ ڈالا ہے آمین۔اللہ رب العالمین اس ادارے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔آمین (جھنگ)

محمد نعیم خان (ہیڈ آف آرفن سپورٹ پروگرام ہیلپنگ ہینڈ فار ریلیف اینڈ ڈیولپمنٹ)

آج جامعۃ المحصنات مانسہرہ کے وزٹ کا موقع ملا۔جامعہ میں جاری تدریب المعلمات کی ورکشاپ میں شرکت آج کے وزٹ کا مقصد تھا۔جامعہ کا سیٹ اپ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔بہت motivated اسٹاف اور well organized سیٹ اپ۔اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام لوگوں کی کاوش کو قبول فرمائے اور اس کے لئے تعاون کرنے والوں کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور ان کاوشوں کی بدولت اللہ پاک اس خطۂ زمین پر اسلام کا بول بالا فرمائے۔آمین

TAHIRA (CO.PRINCIPAL ABASEN PUBLIC SCHOOL, MANSEHRA)

In my professional carreer i had visited several institutions and madarasas.But i visited Al.mohsanat it was different and unique one. I am pleased to write my point of view .In fact i am highly impressed by the environment & administration of this institution.There was perfect discipline & every class was running smoothly.It was very surprising for me to know how religion & formal education are endorsed in the system.It makes the institution more powerful in building character as well as enhancing learning capacities of students.

Saad Bashir (U.S.A)

I visited the hostel school (jamia larkana) .I believe this school is doing exceptional work in creating new horizons for their students.This establishments efforts are imperative in these times when everywhere else its about and only about academic studies.I was happy to find about that this school not only train their students in academic excellence but also in religious studies and definitely it is one of its kind.

محترمہ نرگس رخسانہ (پرنسپل گورنمنٹ کالج رجانہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ)

میں خوش قسمتی سمجھتی ہوں کہ جامعۃ المحصنات ٹوبہ انتظامیہ نے مجھے سالانہ تقریب میں مدعو کیا۔ یہ ادارہ نظم وضبط کا بہترین نمونہ ہے۔ اور اس کا تعلیمی معیار بے حد مثالی ہے۔ ماشاء اللہ جامعہ کا پورا اسٹاف بہت محنت سے کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ اس جامعہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

Salma memo (master trainer afaq hyderabad)

Its wonderful to see such an organized and marvelous system of jamia mansoora sind in a rural area. I never thought teachers and principal and staff will be welcoming and doing that mule positive reports to enhance learning and providing quality education .I am glad to see couch effeorts here.

محمد ساجد (پروجیکٹ انچارج ایف ایچ ایف اسکول آئی ہیلتھ ڈسٹرکٹ سانگھڑ)

میں نے جامعہ منصورہ سندھ کا وزٹ کیا ماشاء اللہ بہت اچھی ہے۔ عمارت بھی شاندار ہے، پڑھائی بھی اچھی ہے اور دینی ماحول بھی بہترین ہے۔

جامعات المحصنات کی سرگرمیوں کی تصویری جھلکیاں

محصنات آرٹ گیلری

جامعات کے نام اور پتے

جامعۃ المحصنات اسلام آباد
مکان نمبر 184، گلی نمبر 53، سیکٹر G-10/3 اسلام آباد
051.2351275,03125069435

جامعۃ المحصنات سکھر
C/O ڈاکٹر ظہیر الدین عمر شیخ نزد کرن بیکری اسٹیشن روڈ، سکھر
071.5613781,03337167278

جامعۃ المحصنات اٹک
نزد ھیرہ ماڈل اسکول، دار السلام کالونی اٹک
03361580803

جامعۃ المحصنات سنجھورو
گلشن نعمان کالونی، بلمقابل سول ہاسپٹل، ڈسٹرکٹ سنجھورو
0235.531285,03423494237

جامعۃ المحصنات ایبٹ آباد
بالمقابل الیاسی مسجد نواں شہر، ایبٹ آباد
03219839264

جامعۃ المحصنات کراچی
A-17، سیکٹر B بھٹائی کالونی کورنگی کراسنگ کراچی
03122236361

جامعۃ المحصنات پشاور
اسلامک سینٹر، نزد ودان سی این جی، سفید ڈھیری، رنگ روڈ پشاور
091.5622517,03219014199

جامعۃ المحصنات کوئٹہ
محمد شاہ ٹاؤن قمرانی روڈ، کوئٹہ
081.2451385,03003851563

جامعۃ المحصنات ٹوبہ ٹیک سنگھ
المرکز اسلامی، برھان مسجد نزد کنال روڈ گارڈن ٹاؤن، ٹوبہ ٹیک سنگھ
03349611928

جامعۃ المحصنات لاڑکانہ
سچل سرمست ٹاؤن اسکیم، لاڑکانہ نزد کھوڑو کمپلیکس
074.4059867,03342996261

جامعۃ المحصنات جھنگ
نواز آباد بھکر روڈ جھنگ
0477652566,03236385686

جامعۃ المحصنات لاہور
ملتان روڈ منصورہ لاہور
0423.5252243,03339051309

جامعۃ المحصنات چترال
c/o جامعۃ المحصنات گولدور چترال po عقیل ڈسٹرکٹ چترال،
c/o عرفان احمد برانچ مینیجر TCS چترال KPK ـ 0300.4766211

جامعۃ المحصنات مانسہرہ
اپر چنئی ایبٹ آباد روڈ مانسہرہ
0997.302555,03155955333

جامعۃ المحصنات حب
ساکران روڈ، گلشن امیر آباد، فیز 2 سیکٹر A حب
03212375450

جامعۃ المحصنات ملتان
نیو مہربان کالونی علی اسٹریٹ نزد ایم-ڈی-اے چوک ملتان
03346102407

جامعۃ المحصنات خیر آباد
G-T روڈ خیر آباد روڈ، نوشہرہ
0923.695487,03009399313

جامعۃ المحصنات منصورہ سندھ
منصورہ ضلع حیدر آباد ٹنڈو میاری، تعلقہ ھالا منصورہ سندھ
03033206497

Muddassir Print Media 0333-2261132